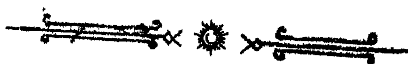
۴۸۶



اللمعات الآصفیہ



(یادگار)

خودمختاری دولت آصفیہ

مرتبہ

مولوی محمد غوث صاحب مددگار صدر مدرس
مدرسۂ دینیات سرکار عالی


در مطبع شوکت الملک مطابع عربیہ دسترس سرکاری
حیدرآباد
۱۳۳۲

قیمت ۸ /

فہرست مضامین اللمعات



یورث الارض من یشاء ویعطی الملک من یشاء

والصلوۃ والسلام علی سلطان الانبیاء سید الاصفیاء

وعلی الہ النجباء واصحابہ النقباء

رسالہ ہذا اعلحضرت۔ رفیع القدرت ظل سبحانی۔ خلیفہ رحمانی

تاجدار دکن حفظہ اللہ عن الشرور والفتن ما ظہر منہا وما بطن کے

خودمختاری حکومت کی تقریب سعید ۹ رجب ۱۳۲۲ ہجری کے یادگار مین تالیف کیا گیا۔

جس مین دہ احادیث شریفہ جو مسلمان فرمان روا۔ حاکم کے فضائل۔ تعلیم قومی

تربیت ملی۔ اور مکارم اخلاق کے متعلق وارد ہین بطور اجمال واختصار جمع کیے گیے

ہین جس سے مقصود قوم مین دینی جذبات۔ مذہبی احساس کا پیدا کرنا ہے۔

اصل موضوع کے لکھنے کے آگے یہان اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ موجودہ جلیل القدر

فرمانروای دکن خلداللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ، و وسّع دولتہٗ و عزّ نصرہٗ کا عہد زریں۔ تاریخ اسلام میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔ دورِ حالیہ کے اعلیٰ ترین خصوصیات سے علوم و فنون صنعت و حرفت کی سرپرستی۔ اہلِ کمال کی قدردانی، ملک و ملت کی ہمدردی۔ عالم اسلام کی غمخواری۔ ریاست کی ترقی۔ رعایا کی بہبودی۔ احیاء شریعت اصلاح تمدن ہے۔ بلحاظ اعلیٰ علم و فضل۔ جذبات ملی و وطنی۔ سیاسی قابلیت۔ وسعت معلومات۔ اپنی نظیر آپ ہیں۔

جسطرح اعلیحضرت ظلِ سبحانی طبقہ علماء و فضلاء میں سلطان العلوم ہیں۔ اسی طرح آپ ملت اسلامیہ کے پاس بہ وجہ اپنی دین پروری۔ روشن ضمیری ہر دلعزیزی فیاضی کے سلطان القلوب ہیں۔

عثمانی چشمہ فیض سے نہ صرف اہل اسلام بلکہ اور اقوام بھی سیراب، فیضیاب ہو رہے ہیں۔ انگلستان کے اسقف اعظم۔ بمبئی کے پارسی موبدان۔ مدراس کے لاٹ پادری۔ اور وہاں کے کرسچین کالج، اور ریاست کے یورپین شرفاء وغیرہ وغیرہ خوانِ آصفی کے نمکخوار ہیں۔ یورپین سوسائٹی میں اعلیٰ حضرت

گریٹ اڈمنسٹریٹر کے نام سے یاد کیے جاتے ہین۔

فیاضی۔ وسیع النظری۔ سلاطین اسلام کا مابہ الامتیاز خصیصہ رہا ہے۔

سیاسی تواریخ۔ ان تابان و درخشان امور کے اظہار سے ازحد مجتنب و محترز رہتے ہین

تعلیم یافتہ ہندوستان۔ تعجب سے دیکھے گا۔ کہ دکن کے اورنگ زیب ثانی کی ریاستمین

مساجد سے کئی گونہ زیادہ جاگیر معاش۔ ہندو رعایا کے معابد کو عطا کیے گئے

ہین۔ ان مین یہان بعض کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

مندر اتھوبا کیلیے ضلع عثمان آباد مین ایک گانون وقف ہے۔ معبد بھدرا چلم پچیس ہزار سالانہ

معبد کشن باغ بارہ ہزار۔ مندر تردلور (ضلع چنگل پٹہ مدراس) چوبیس ہزار۔ مندر سیتارام

(حیدرآباد دکن) پچاس ہزار۔ تاندیڑ کے گرد داڑہ۔ پنڈاپور علاقہ خولاپور۔ مندر تلجاپور خانہ پور

مندر میدک۔ کندتی۔ ایلگانون۔ فرح باغ۔ ہولکر کے گرد۔ دیول چندراری گوٹھ

ایلی وغیرہ وغیرہ کو ہزارون روپیہ کے جاگیر معاش مرحمت کیے گئے ہین۔

ریاست کی بے رواداری سے تعصبی۔ فیاض طبعی بعض خود غرض متلاشیان روزگار کو

نظر نہین آتی۔ سچ یہ ہے کہ آنکہ مفضول تر محمود ترس ۵

حسود و دشمن و بدگوی و بدخواہ ترا بادا	بسر خاک و بچشم آب و بلب باد و بدل آذر
بسال و ماہ و روز و شب بود بدخواہ جاہت را	یکایک بر سر یک یک دل خیک بااین غمکار

دفاتر کے محدود دائرہ مین اسلامی ملازمت پیشہ طبقہ۔ خاندان کی کچھ اقتصادی

رعایت (جو تجارت زراعت صنعت سے کم مستفید ہے) معترضین کے پاس قابل الزام

امر ہے۔ حالانکہ اس کو اور حکومتون کے قومی تفوق۔ جنسی مناپولی۔ ملی جنبہ داری سے

کچھ مناسبت نہین ہے۔ گورنمنٹ آصفیہ کے خفیف محاصل۔ انکم ٹیکس کی عدم موجودگی

اور ریاست کے برکات کا اندازہ وہی سلیم الفطرت۔ وسیع النظر اشخاص کرسکتے ہین

جن کی آنکھ پر عصبیت کا پردہ نہ ہو۔ وہ افراد تلاش معاش کیلئے۔ فیاض۔ کرم گستر

غریب پرور۔ ریاست کے ظل عاطفت مین ایک لوٹے کیساتھ آئے ہین جنکے

ساتھ ریاست، تارکان وطن کے کالونیل قانون کے دوعوض مسافر نوازی۔

خیر مقدم کرتی رہی ہے۔ اقامت اور حصول جاہ و مکنت کے بعد۔ افتراق۔ انقلاب کا

پروپگنڈا ایک احسان شناس شریف سٹیزن کے لئے سخت نازیبا ہے۔

باب اوّل در فضائل حکام اسلام

احادیث شریفہ کے درج کرنیکے آگے اس کا بیان ضروری ہے کہ انسان کے زندگی کا مقصد کیا ہے۔ یہ ایک معرکۃ الارا مسئلہ ہے قرآن شریف بین اس کا جواب اسطرح دیا گیا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور ہم نے جنون اور آدمیون کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کرین۔ پ۲۷ سورۃ ۵

پیرایۂ کرامت عقبیٰ عبادتست	سرمایۂ سعادت دنیا عبادتست

یہ ہستی ہست نا مزرعۃ الآخرہ قرار دی گئی ہے ۵

ترسد از و ہر جن و انس و ہر کہ دید	ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ پ۲۸ سورہ ۵۹	اور ان لوگون جیسے نہ ہو۔ جنہون نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے بھلا دین انپر انکے نفس

مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ موجودہ عہد میمنت مہد ملک و ملت کیلئے باعث رحمت ہے اعلحضرت ظل سبحانی ادام اللہ اقبالہ نے قوم کے روبرو۔ دین پروری۔ اصلاح تمدن۔ احیاء شریعت۔ اتباع کتاب و سنت کی بڑی حد تک مثال قایم فرمادی ہے

اس کی اسلام مین اعلےٰ ترین فضیلت وارد ہوئی ہے۔

عربی	اردو
ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ..... پ۵ سورہ ۴	اور جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے تو ایسے ہی لوگ (جنت مین) ان (مقبول بندون) کیساتھ ہونگے جنپر اللہ نے (بڑے بڑے) احسانات کیے یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہین۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید	فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے فساد امت کیوقت میری سنت پر تمسک رہا تو اسکے لئے سو شہید کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)

اب احادیث فضائل لکھے جاتے ہین:۔

عربی	اردو
(۱) السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمہ اکرمہ اللہ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ ظل الٰہی ہے زمین پر جس نے اسکا اکرام کیا تو اللہ تعالیٰ اسکا اکرام کریگا

اردو	عربی
جسنے توہین کی اسکی اُس کی توہین کرے گا (طبرانی)	فمن اهانه اهانه الله
اللہ کے پاس قیامت میں افضل بلحاظ مرتبہ کے فرمانروائے عادل ۔ رحمدل ہے (بیہقی)	(۲) ان افضل عباد الله عند الله منزلة يوم القيامة امام عادل ۔ رفيق
جسنے خدا کے سلطان کا اجلال کیا تو اللہ جل شانہٗ قیامت کے روز اُسکا اجلال کریگا (طبرانی)	(۳) من اجل سلطان الله اجله الله يوم القيامة
(ملخصاً) فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص میری فرمانبرداری کی اُسنے خدا کی فرمانبرداری کی ۔ اور جسنے نافرمانی کی میری تو اُسنے نافرمانی کی اللہ کی ۔ اور جسنے امیر کی اطاعت کی ۔ پس میری اطاعت کی ۔ اور جسنے امیر کی نافرمانی کی پس تحقیق کہ وہ میری نافرمانی کی ...... (بخاری مسلم)	(۴) قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد عصاني ....
بادشاہ کے حق میں تم بے ادبی و گستاخی نہ کرو تحقیق کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے (بیہقی)	(۵) لا تسبوا السلطان فانه فئ الله في ارضه

عربی	اردو
(٦) يوم من عادل افضل من عبادة ستين سنة	بادشاہ عادل کے ایک روز کا عدل ساٹھ سالہ عبادت سے بہتر ہے (منہ)
(٧) ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في حكمهم واهليهم وما ولوا	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ شاہان عدل گستر خدا کے پاس نور کے ممبروں پر ہونگے رحمن کے داہنے ہاتھ کیطرف (کنایہ ہے بہ قدر و منزلت سے) اور اسکے ہر دو دست داہنے ہیں وہ لوگ جو انصاف کرتے ہیں اپنے احکام میں اور اپنے اہل کے بارے میں اور اُن چیزوں میں جنکے وہ والی ہیں (مسلم)
(٨) الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامام الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته	(ملخصًا) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو سب تمہاری رعیت کے محافظ ہیں اور تم سے سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے بادشاہ لوگوں پر محافظ ہے وہ اپنی رعیت کے احوال سے پوچھا جاوے گا (بخاری مسلم)
(٩) ما من شيء اعظم نفعا من رفق امام وعدله	فرمایا حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاکم کی ملائمت اور اسکے عدل سے بڑھکر عام نفع کی کوئی چیز نہیں ہے (مساوی)

(۱۰) السلطان ظل اللہ فی الارض فمن غشہ ضل و من نصحہ اھتدی	بادشاہ زمین پر سایۂ کردگار ہے جس نے اسکو فریب دیا تو وہ گمراہ ہوگیا جس نے خیر خواہی کی تو اُسنے ہدایت پائی (شعب الایمان)
(۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمہ وادنٰہم منہ مجلسا امام العادل	فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت میں اللہ کے پاس زیادہ محبوب اور مقرب مجلس بادشاہ عادل ہے.... (بیہقی)
(۱۲) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السلطان العادل المتواضع ظل اللہ و رمحہ فی الارض و یرفع للوالی المتواضع فی کل یوم و لیلۃ عمل ستین صدیقا کلھم عابد مجتہد	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بادشاہ عادل منکسر المزاج سایۂ حمایت الٰہی اور اس کا نیزہ (عدالت) ہے زمین پر اور ہر شب و روز حاکم کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں. ساٹھ صدیق کے عمل کے برابر جو سب عابد و مجتہد ہوں..... (مسند الفردوس)
(۱۳) ثلاثۃ لا یرد اللہ دعاء ھم الذاکر	تین شخص کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا. اللہ جل شانہٗ کا

Arabic	Urdu
اللہ کثیرا دعوۃ المظلوم والامام المقسط . .	زیادہ ذکر کرنیوالا۔ اور ستم رسیدہ کی دعا اور بادشاہ عدل پرور۔ (شعب الایمان)
(۱۴) سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل	سات قسم کے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں پناہ دے گا جس روز اسکے سایہ عاطفت کے سوائے دوسرے کا سایہ نہ ہوگا (ان میں ایک) بادشاہ عادل ہے (بخاری مسلم نسائی)
(۱۵) اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کانہ راسہ زبیبۃ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم کا حکم سنو۔ اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر حبشی غلام مقرر کر دیا جائے . . . . (بخاری)
(۱۶) من رای من امیرہ شیئا یکرہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا	کوئی شخص اپنے فرمان رواسے کچھ ناپسند (شرعاً یا عرفاً) دیکھے تو صبر اختیار کرے اگر مخالفت کرے جماعت سے ایک بالشت بھر

فیموت الامات میتة جاھلیه	اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (بخاری)
(۱۷) قال مثل السلطان الناس کمثل فسطاط لا تستقل الا بالعمود ولا یقوم العمود الا بالاوتاد فلا یصلح الناس الا بالسلطان ولا یصلح السلطان الا بالناس	فرمایا کہ سلطان کی مثال خیمہ کی سی ہے جو ستون بغیر قایم نہیں ہوتا۔ ستون میخون کے بغیر برقرار نہیں رہسکتا۔ پس رعایا کے امور بغیر بادشاہ کے اصلاح پذیر نہیں ہوسکتے اور بادشاہی انتظام حکومت کا قیام بغیر لوگون کے درست نہیں ہوسکتا (بیہقی)
(۱۸) اذا مررت ببلدة لیس فیھا سلطان فلا تدخلھا انما السلطان ظل اللہ ورمحه فی الارض	جب تم کسی شہر مین گذرو اور اس مین حاکم نہو تو تم اس شہر مین داخل نہون (بوجہ خلل انتظام کے) بادشاہ ظل الٰہی ہے اور اسکا نیزہ ہے قیام امن کیلئے زمین پر
(۱۹) ان السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیه کل مظلوم	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہ زمین پر سایہ رحمت الٰہی ہے اسی کی طرف ہر مظلوم پناہ جو

من عبدہ فاذا عدل کان له الاجر وعلی الرعیة الشکر واذا جار کان علیه الاصر وعلی الرعیة الصبر	ہوتا ہے - اگر فرمان روا عدل وانصاف کرے تو اسکے لئے اجر ثواب ہے اور رعیت پر شکر گذاری - عدل نہ کرے تو اس پر گناہ ہے اور رعیت پر صبر
(۲۰) عن ابی ذر رضی الله عنه قال خطبنا رسول الله صلے الله علیه واله وسلم فقال انه کاین بعدی سلطان فلا تذلوه فمن اراد ان یذله فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه ولیس بمقبول توبته حتی یسد الثلمة التی ثلم ثم یعود	ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بعد حکمران ہونگے تم ان کی تذلیل وتوہین مت کرو جس نے ان کی تذلیل وتوہین کیا تو وہ اسلام کا رشتہ اپنی گردن سے نکالدیا اور اس کی توبہ مقبول نہ ہوگی - تا آنکہ وہ رخنہ مسدود نہ کرے جو اُس نے

فیکون فیمن یغایرہ	ڈالیا پھر عود کرے تو ان لوگوں مین ہوگا جو اس کو تغیر دیئے ہین (حد حب)

مذکورا حادیث شریفہ کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ فرمان روائے اسلام کی عظمت ومنقبت۔ اطاعت کے کس اہمیت کے ساتھ شریعت مین احکام آئے ہین۔ مقدس اسلام نے مذہبی روح کے بقا۔ قیام۔ جامعیت ملیتہ کے استحکام کے لئے مرکز ظل الہی سے قومی ربط اور وابستگی کی ضرورت کو اطاعت اولی الامر منکم کی ہدایت سے مصرح کر دیا ہے شرعی حکم ہے کہ سفر اور حضر مین اگر دو تین افراد بھی ہون تو ضبط ونسق ملی کے لئے ایک کو اپنا حاکم منتخب کرلین۔

اذا کان ثلاثہ فی سفر فلیؤمروا احدھم	جب سفر مین تین شخص بھی ہون تو چاہیئے کہ ان مین سے ایک کو امیر بنالین (طبرانی)

قیام جمعہ و عیدین کیلئے حاکم اسلام کے اذن کی شرط اس جامعیت عالمگیری اسلامیہ کی ضرورت کو نمایاں کر رہی ہے۔ تا امور دینیہ وغیرہ تین تنظیم۔ باضابطگی نیز قوم میں مجموعی قوت سے کام لینے کی صلاحیت۔ مقدرت پیدا ہو شقاق۔ افتراق سے اہل اسلام میں از حد کمزوری۔ اضمحلال پیدا ہو گیا جو انتہائی تک کو پہنچا ہوا ہے۔ باوجود اسکے ہم متحد اور باہم مربوط ہونیکے در عوض اختلاف کے خندق کو اور وسیع کر رہے ہیں۔ فاصبحتم بنعمته اخوانا کی زرین ہدایت کو فراموش کر دیا۔

آج ہمارے محکوم۔ دست نگر اقوام ہماری قومی ہستی کو مٹانے اپنے میں ہم کو جذب کرنے کی دُھن میں لگے ہوئے ہیں جس کا بہت ہی کم ہمکو احساس ہو رہا ہے۔ ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد اور فرقہ بندی کے خبط نے شیرازہ ملی کو پراگندہ جمعیت قومی منتشر کر رکھا ہے۔ اپنی ہی ہستی کو تھوڑا کہنے سلب شدہ عظمت۔ وقعت کو حاصل کرنے اور زندہ کار آمد قوم بننے اور اسکو قائم رکھنے متحد اور ایک مرکز سے مربوط ہونیکی شدید ضرورت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً ثم شبک بین اصابعہ ۔	ایک اینٹ دوسری اینٹ سے متحد ہوتی ہے تو دیوار مضبوط مستحکم ہوجاتی ہے اور اسکی تمثیل حضرت سید المرسلین نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ملا کر فرمایا (بخاری مسلم)

باب دوم در تعلیم ذہنی وغیرہ

(مثنوی شریف)

خاتم ملک سلیمانست علم	جملہ عالم صورت و جانست علم
آدمی را زین ہنر بیچارہ گشت	تا بہفتم آسمان افروخت علم

دنیا کے کل ادیان میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں علوم و فنون کے حاصل کرنے میں تاکید شدید وارد ہوئی ہے ۔ طالب علم کسی عمر کا ہو اسکو روکنا ممنوع ہے[له]

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة	طلب علم ہر مسلم اور مسلمہ پر فرض ہے ......
افضل العبادة طلب العلم	بہترین عبادت طلب علم ہے ......

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علم کو حیات اسلام ۔ ستون ایمان سے تعبیر فرمایا ہے

العلم حیاة الاسلام و عماد الایمان ومن علم علماً اتم اللہ له اجره ومن	علم اسلام کی حیات ۔ ایمان کا ستون ہے جس نے علم سیکھا تو اللہ اسکے اجر کو پورا کرتا ہے اور جس نے

له العلم لا یحل منعه (جامع الصغیر) صحاح میں ہے من سئل عن علم علمه ثم کتمه الجم یوم القیامة (بلجام من نار)

لعمل فعل علمه الله ما لم يعلم	علم حاصل کیا اور عامل رہا تو اللہ وہ علوم بغیر تعلم دیگا جسکو وہ جانتا نہیں تھا۔ جامع الصغیر
من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع	جو طلب علم کے لئے نکلا پس وہ واپس ہونے تک راہ خدا مین ہے . . . . ترمذی
فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد	ایک علم دین جاننے والا۔ ہزار عابد سے سخت تر ہے شیطان پر . . . . (ترمذی و ابن ماجه)
تدارس العلم ساعة من اللیل خیر من احیائها	شب میں ایک ساعت درس و تدریس شب بیداری سے بہتر ہے۔ . . . (دارمی)

جان جمله علمها اینست این	که بدانی من کیم در یوم دین	

شریعت اسلامیہ نے اپنے پیروؤں کو باخدا۔ صداقت شعار۔ مقتدر۔ زندہ قوم بنانے کیلئے معاش۔ معاد۔ تعلیم تربیت کے تین زبردست اصول (۱) تعلیم ذہنی (۲) صنعتی (۳) جسمانی قرار دیئے۔ خاکسار نے اپنی تصانیف التعلیم العام فی بلدان النظام اور احادیث خیر البریه فی الفضائل السلطانیه مین اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

سلہ اہل علم ورثة الانبیاء ہین۔ انکی فضیلت ہے وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب اور ایک روایت مین فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم لیکن آجکل عام طور سے علماء و متقین کی توہین و تذلیل غیبت مذمت کا مرض بوجہ جہل پھیلا ہوا ہے۔

موجودہ نصب العین تعلیم۔ کل فرق و اہل کسب کی اولاد کو ملازمت محدودہ کا
اہل و لائق بنانا ہے۔ صنعتی حرفتی تعلیم سے تغافل کا نتیجہ عالمگیر افلاس اور مغویانہ جذبات
کی اشاعت عام ہے۔ آزاد یورپ کے کورانہ تقلید میں عنصر مذہب سے بے اعتنائی و تنفر
قومی خودکشی کے مرادف ہے۔ علوم مشرقیہ کے اسناد کی منسوخی۔ علوم دینیہ سے سرد مہری
حکام عالی مقام کی توجہ کے قابل ہیں۔ مغربی انجذاب کیساتھ دینی انجذاب بھی قومی
ہستی کے برقرار رکھنے کیلئے لازمی ہے۔ مستقبل کی قومی کشاکش میں یہی ہمارا سپر ہوسکتا ہے

۵	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست	

باب سوم در تربیت

شریعت اسلامیہ میں تعلیم کیساتھ تربیت کو بھی مہتم بالشان قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن		اولاد کیلئے باپ کا کوئی عطیہ نیک تربیت سے بڑھکر نہیں ہے (ترمذی)
۵	صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

ہماری تعلیم بغیر اعلیٰ تربیت کے تکمیل لائق پذیر نہیں ہوسکتی۔ ملک میں جذبات مذہبی۔ قومی احساس۔ ایثار

اخلاص پیدا کرنے کیلئے شایستہ تربیت بہت ضروری ہے۔ کار آمد۔ مفید امور مین استفادہ خواہ دہریت پسند جاپان سے ہو۔ یا دہ پرست یورپ۔ زر پرست امریکہ سے شرعاً منع نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا (ابن ماجہ)	کلمۂ حکمت گم شدہ چیز ہے۔ دانشمند کی جہان اس کو پاسے لے لیتا ہے۔

لیکن اسکے انتخاب مین سلیم الفطرتی۔ قوت تمیزی کی ضرورت ہے۔ نہ کہ کورانہ تقلید۔ فیاشن پرستی کی جو اسباب۔ رومن ایمپیر کے عظیم الشان مستحکم قصر کے انہدام انکے قومی تنزل کے باعث ہوے تھے۔ اب وہ بوڑہے پیر عظمت نفس پرست یورپ کے ادبار رجعت قہقری کا میٹریل ہورہے ہین۔ ان کی غیر دانشمندانہ تقلید ہماری منزل مقصود نہین ہوسکتی۔

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ	اور دوسرے رستون پہ نہ پڑ لیا کرنا کہ تمہارے رستے سے جدا ہوجاؤ گے

جنس نفس کیلئے نیا تشبل۔ غیر ساتر لباس۔ رقص وسرود کی تعلیم وتربیت۔ شکسپیر کے بوسہ بازیون کے ڈرامے وغیرہ۔ آزاد۔ حسن پرست یورپ کے پاس معیار ترقی۔ تہذیب ہو تو ہون۔ لیکن یہ غیور مسلمان کے پاس۔ نہین نہین بلکہ خود گبن کی رائے مین قومونکے

نیرِ اقبال کے غروب کی علامت ہیں۔ یہاں ترکی اخبار سبیل الرشاد کے ایک مضمون کا کچھ اقتباس کیا جاتا ہے کہ آج جس بات سے یورپ پناہ مانگ رہا ہے جسکے دفعیہ کیلئے ہزاروں تدبیریں سوچ رہا ہے اسکی ہم اپنے ملک کیلئے خواہش کریں۔ یہ جنون نہیں تو اور کیا ہے۔ ہمارا اسلامی انتظام ہمارے لئے کافی ہے۔ آج یورپ اسلامی نظام کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے مگر کیا کرے اسکو ملا نہیں ہے"

اگر دکن کا محکمۂ تعلیم ان امور میں اپنے خاص مذاق کو بھی قایم رکھنا چاہتا ہے تو کم سے کم اتنا کیا جائے کہ قوم میں مذہبی و ملی روح کے برقرار رکھنے کیلئے مسلمان معلمات کے دینی تربیت مذہبی تعلیم کے لئے جس طرح موسیقی کی معلمات یورپ سے یہاں معلمات دور دراز سے طلب کئے گئے۔ اسی طرح حرمین الشریفین یا شام عراق سے دینی معلمات مذہبی تربیت ۔ کلام مجید کی تعلیم ۔ قرأت ۔ تجوید کیلئے طلب فرمائی جائیں۔ گو یہ تحریک جدید فیاشن موجودہ تمدن کے مغایر نظر آئیگی لیکن اہل بصیرت کی نظر میں یہ امور اسلامی قومی زندگی کے لوازمات سے ہیں۔ سچے مسلمان کیلئے ارشاد نبوت سرِ تسلیم خم کرنے کیلئے کافی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ	فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں بہتر شخص وہ ہے قرآنی تعلیم و تربیت حاصل کرے اور دوسرے کو اسکی تعلیم دے۔ (بخاری)

تربیت صالحہ ۔ روحانی شگفتگی ۔ دائمی مسرت حقیقی ترقی کا موجب ہوتی ہے (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو

احیاء العلوم) مذہبی روح اور دینی جذبات کے کمزور کرنیوالی تربیت و تعلیم ۔ ضرر رسان نقصان

دہ ہوتی ہے ؎ زنہار از قرین بد زنہار وقنا ربنا عذاب النار

باب چہارم در تعلیم صنعتی وغیرہ

انسانی معیشت ضروریات زندگی کے پورا کرنے کیلئے اسلام کی یہ حکیمانہ تعلیم ہے۔

طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ	طلب کسب حلال فرض (مذہبی) کے بعد فرض ہے۔
علموا المرأۃ المغزل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	عورتوں کو دار چیبانی) چرخہ کاتنے کی تعلیم دین رواہ البیہقی

اس سے اقتصادی فائدہ کے علاوہ صحت جسمانی ۔ اعصاب کی مضبوطی بھی حاصل ہوتی ہے۔

متکبر تاجر یورپ کے مفلوج کرنے مفلس ہند کو اقتصادی فائدہ پہونچانے گاندہی نے اسلامی

مغزل چرخہ کاتنے کی فلاسفی کو وطنی حربہ بنایا ہے۔ اسلامی تعلیم سے یورپ ۔ امریکہ ۔ جاپان نے

فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں۔ یہ امر عجوبہ روزگار ہے کہ دنیا کی تجارتی ۔ صنعتی ۔ منڈی کے

وارث آج وہ اقوام جو ترک دنیا ۔ رہبانی مذہب کے پیرو ہیں مالک بن بیٹھے ہیں ۔ جامع

دین و دنیا مذہب جس کی ابتدا سخت ابتلا - جد و جہد سے ہوئی ہے جسکے پاس معاش

معاد کے مکمل مذہبی دستور العمل ہیں - آج انکی معاشی حالت اسدرجہ ردی ہو گئی ہے کہ

معمولی سے معمولی چیز کے لئے وہ اور اقوام کے دست نگر - محکوم ہیں - ان کی قومی ہستی بوجہ

جمود و کاہلی اور فقدان مذہبیت - اغیار کے رحم و کرم پر منحصر ہے - ہمارے اکثر املاک

بوجہ اسراف سود خوارون کے پاس مکفول ہو گئے ہیں - ہماری آمدنیون کا بڑا حصہ ساہوکارون مہاجنون

یا بادہ فروشون - کلالون کے جیبون مین چلا جاتا ہے - کسی قوم کی ترقی - معراج کمال کا

ذریعہ محض ملازمت نہیں ہو سکتا معمولی تجارت پیشہ مارواڑیون - بنیہ - بقالون کی مالی

حالت اعلیٰ سے اعلیٰ گورنمنٹ سرونٹ سے بہتر دیکھے جاتے ہیں - اسلام مین تجارت -

صنعت کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے - لیکن اس سے ہمارا اعراض قابلِ حیرت

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ۔

التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشھداء یوم القیمۃ	یعنی امانتدار - راستباز - مسلمان تاجر قیامت مین شہداء کے ساتھ رہے گا .... (ابن ماجہ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ	راست باز تاجر قیامت مین عرش کے

وسلم ان التاجر الصدوق تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ		سایہ مین رہے گا ۔ ۔ ۔ (دیلمی) ۔ ۔ ۔

۵	رمز الکاسب حبیب اللہ شنو	ترجمہ	از توکل و سبب کاہل مشو

اس عنوان پر القول المتین فی جواب ھفوات المسلمین صفحہ ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ مین مفصل بحث کی گئی ہے (تفصیل کیلئے وہ ملاحظہ کیجائے) عموماً اعلیٰ طبقہ مین تجارت ۔ صنعت و حرفت ۔ کاروباری زندگی نگاہ عزت سے نہین دیکھی جاتی ہے حالانکہ قوم کیلئے پیشوایان اسلام کا اسوہ حسنہ مشعل ہدایت کا کام دے رہا ہے ۔

مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ سے منکشف ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر فاتح مرتدین و منافقین ۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم فاتح شام و عجم ۔ حضرت سیدنا عثمان ذی النورین المفخم فاتح جزائر کی تجارت پارچہ ۔ غلہ کھجور وغیرہ کی تھی (مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۳۲ ۳)

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ فاتح خیبر ۔ باب مدینۂ علم فلاحت کرتے تھے ۔ (مکارم الانوار)

۶	گر توکل میکنی در کار کن		کسب کن پس تکیہ بر جبار کن

جسکے چھوڑ دینے معیوب سمجھنے سے مسلمانون مین افلاس عام ہو رہا ہے ۔ قوم مین گداگرون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے جس سے قومی وقار ۔ ملی عظمت ۔ وقعت کو سخت

صدمہ پہنچ رہا ہے۔ اپنے پیر پر آپ کھڑے ہونیکی قابلیت۔ صلاحیت ہم سے سلب ہوتی جاتی ہے۔ پارسیوں۔ بھائیو۔ گجراتیوں کے قومی فنڈ۔ اپنے مفلس افراد کو تجارت حرفت کاروباری زندگی کیلئے قرض حسنہ سے دستگیری کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا متمول طبقہ اپنے مفلس بھائیوں کیلئے اگر کچھ کرنا چاہے تو بہت کچھ کرسکتا ہے۔ لیکن اعلے حیثیت پوزیشن کا خیال مختلف اسلامی طبقوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔ باہمی میل جول۔ تبادلہ خیالات بھی وضعداری کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ جماعت پنجگانہ عبادت الٰہی کے علاوہ۔ ۔ مقامی غیر مقامی اسلامی ضرورتوں کے انصرام کے لئے مساجد مختلف طبقوں کو ایک سطح پر جمع کرنے کا زریں موقع ہیں۔ فریضۂ حج عبادت الٰہی کے ساتھ عالم اسلامی کے سود و بہبود تبادلۂ خیالات اعلائے کلمۃ اللہ کا اہم مرکز ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی اعلے طبقہ کو باستثنا بعض دینیات سے بہت کم دلچسپی رہ گئی ہے۔ انکے پاس مساجد کا وجود صرف برزخ کے اولین منزل کے لئے رہ گیا ہے۔

الغرض قومی ترقی کے لئے صنعت و حرفت۔ تجارت ناگزیر چیز ہے

میسور کا محکمۂ تعلیم علوم ذہنیہ کے ساتھ ساتھ صنعت و حرفت کو بھی فروغ دے رہا ہے۔

ہنگن کی روشن دماغی مستعدی کے طفیل سے محابس کے مصارف وہاں کے صنعت و حرفت وغیرہ کی آمدنی کے ذریعہ سے بڑی حد تک ادا ہوتے ہیں۔ اگر محکمۂ تعلیم ٹیکنالوجیکل فیکلٹی کا انتظام کردے تو۔ ملک ذہنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی روٹی آپ کمانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ وہ "سہ سرتا پنیہ کی ڈور دفتر تک" کی مثال صادق آئے گی۔ جاپان۔ جرمنی بسمٹم پر جدا دی بخاری۔ صباغی۔ حکاکی۔ چھتریاں۔ بائیسکل وغیرہ۔ بنانے کے فنون، ان طلبہ کو تعلیم دیئے جا سکتے ہیں جن کو ان سے دلچسپی ہے۔

سابق ناظم صاحب قحط کی کوشش سے محتاج خانے اور اصول قائم کیئے گئے کہ وہاں کی صنعت و حرفت ہی کی آمدنی سے وہاں کے مصارف ادا ہونے لگے۔ اگر سررشتہ تعلیمات سرکار عالی میسور وغیرہ کے تقلید کی یہ ہنگن یا سابق ناظم صاحب قحط کے نقش قدم پہ چلے تو اہل ملک کو ذہنی کے ساتھ معاشی

فائدہ بھی پہونچا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کو ملک کے حقیقی مفادِ اقتصادی و
مستقبل سیاسی کا احساس و شعور ہو۔

فصل دوم تعلیم جسمانی

شریعت مطہرہ میں اعلےٰ ترین فضیلت۔ عظمت۔ تاکید۔ جسمانی ورزشی
تعلیم کی وارد ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔
واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ الایۃ سلطان الانبیا کا حکمت
فرمان ہے۔ المومن القوی خیر واحب الی اللہ من المومن الضعیف
قوی مسلمان اللہ کے پاس بہتر اور زیادہ محبوب ہے کمزور مسلمان سے (رواہ ابوداؤد و احمد و مسلم)
علموا اولادکم السباحۃ والرمی تمہارے اولاد کو تیرنے اور نشانہ بازی
کی تعلیم دیں۔ (بیہقی) گھوڑے کی سواری حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے بہت مرغوب تھی۔ ننگی پشت پر بھی سواری کرتے تھے۔
اور صحابہ کو اس کے تعلیم کی ترغیب دیتے تھے۔ ارموا وارکبوا الخیل۔

معقل بن یسار سے روایت ہے۔ ما کان شیئ احب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من الخیل۔ مثنوی شریف میں آپ کی جفاکشی محنت مشقت۔ ریاضت کے متعلق لکھا ہے۔ ؎

النبی قد رکب معروریا		والنبی قیل سافر ماشیا	
بلکہ آن شہ بس پیادہ رفتہ است		یاراین یہ آن لیسے پذ رفتہ است	

اسلام میں تعلیم ورزش کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اس کی تعلیم پاکر فراموش کردے تو اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او فقد عصیٰ ...... (مسلم)

زریں عہد فاروقی میں۔ رومن امیر اپنے ایک تجربہ کار افسر سے مسلمانوں کی ترقی کا راز دریافت کرتا ہے تو وہ اس قول زریں لفظ میں جواب ادا کرتا ہے بالليل رهبان و بالنهار فرسان۔ مسلمان شب میں عبادت گذار۔ دن میں شہسوار ہیں۔ (طبری)

ادنیٰ تامل سے ظاہر ہوگا کہ مقدس اسلام نے کس زور کے ساتھ
فزیکل سائنس کو اہمیت دی ہے۔ روحانی۔ اخلاقی اور دماغی
نشوونما۔ ترقی کے لئے طاقت صحت۔ توانائی لازمی ہے۔ زمانہ حالیہ
تنازع بقا۔ قومی کشاکش سے جو شخص واقف ہے وہ اسبات کو تسلیم کرے گا کہ
العقل السلیم فی جسم السلیم عقل سلیم جسم سلیم مین مضمر ہے۔
عبادت الٰہی۔ دنیوی کاروبار۔ اور اعلےٰ درجہ کی دماغی ترقی۔ ملی مدافعت
کیواسطے اعلےٰ درجہ کی صحت درکار ہے۔ زمانہ موجودہ مین۔ اسٹرگل فار لائیف
کیلئے ہر شعبہ مین مقابلہ کرنا پڑتا ہے جسکے لئے جفاکشی محنت کی ضرورت
داعی ہوتی ہے۔ جدوجہد اسی حالت مین ہوسکتی ہے کہ آدمی مضبوط۔ طاقتور ہو
اگر قوت جسمانی۔ ورزش۔ وغیرہ سے ہماری غفلت جو دیدہ سنو
جاری رہے۔ اور ادب آموز زمانہ سے سبق نہ سیکھین تو ہماری آیندہ نسلین
نہایت کمزور۔ اور تنازع بقا مین مدافعت سے قاصر۔ تندرستی صحت جسمانی سے
عاری رہین گی۔ کیونکہ قومی ترقی۔ ذہنی ارتقار کلیتہً جسمانی قوت پر منحصر ہے

جس کو مولنا ئے رومی رحمتہ اللہ علیہ نے قلب سے استعارہ کیا ہے ؎

پادشاہان راچنان عادت بود	این شنیدہ باشی ار یادت بود
دست چپ شان پہلوانان ایستند	زانکہ دل پہلوی چپ باشد بہ بند

ایک زمانہ تھا کہ سرزمین دکن ورزش ۔ مردانہ کھیلون مین ضرب المثل تھی۔ جہانگیر جیسا جلیل القدر پادشاہ نے مرتضیٰ خان دکھنی سے ان فنون کی تعلیم حاصل کی ششم جلوس مین اس کو ورزش خان کا خطاب مرحمت کیا۔ (تزک جہانگیری صفحہ ۱۲۲)

دکن کے اکثر مقامات مین یہ رواج تھا کہ نماز صبح کے ادا کرنیکے بعد اکثر مصلی مسجد کے ملحقہ مقام مین ہی ورزش کشتی کیا کرتے تھے ۔

اب صرف قلعہ پرینڈہ کے معمر پیش امام اس قدیم شریفانہ رسم کی یاد تازہ رکھتے ہین۔ ہمارے قوم کے مردہ دل۔ بدمذاق افراد کے پاس شاید یہ امور معیوب وحشیانہ ہون۔ لیکن ہربرٹ اسپنسر کے نظر مین کسی قوم کی علمی ترقی حاصل کرنے کی پہلی شرط یہی ہے کہ اس قوم کے اشخاص اعلےٰ درجہ کے حیوان بھی ہون۔ (کتاب ایجوکیشن مصنفہ اسپنسر)

بہر حال ہم کو اپنی ہستی قایم رکھنے ایک زندہ ۔ با اثر قوم بننے اور قومی کشاکش مستقبل کے مدافعت کے لئے ورزش اور اسکے متعلقہ فنون سے دلچسپی ناگزیر ہے ۔

سپاہی و اہل قلم بنکے نکلیں	ٹھو ونٹ تیغ دو دم بنکے نکلیں

(واللہ الموفق الی السداد)

باب ششم در سرگرمی اقوام متمدنہ

تبلیغ مسیحیت دنیا کے زندہ سربرآوردہ اقوام کے مختلف مطمح نظرین تبلیغ مذہب ایک اہم مقصد قرار دیا گیا ہے ۔ اس میدان مین وہ نہایت تندہی ۔ مستعدی سے کام کر رہے ہین ۔

مسیحی دنیا کے پاس تثلیث صلیب پرستی نجات کا ذریعہ ہے (خاکسار نے دفع البہتان عن حقایق القرآن مین مسیحی نجات پر کافی روشنی ڈالی ہے)

عیسائیون کا تبلیغی شغف و لولہ انتہائی درجہ پر پہنچا ہوا ہے انکے کامیاب

جد وجہد کا نتیجہ مردم شماری کے نقشوں سے ظاہر ہے۔ ہندوستان کے فرنچ کالونیز اور پرتگیس کے گوا میں ایک صدی کے درمیان قریب قریب پوری آبادی مسیحی گلہ میں شامل ہوگئی ہے۔ برٹش انڈیا میں مسیحی اقوام کی سرگرمی اور غیر محسوس سرکاری سرپرستی اور حوصلہ افزائی سے سرعت کے ساتھ عیسائی مذہب کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ٹراونکور کے برہمن ریاست میں اہل صلیب کی حیرت انگیز تبلیغی کامیابی اعجوبۂ روزگار ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ اشاعت تثلیث کے مزاحمت میں کسی گروہ کی کامیابی نظر نہیں آتی۔ صرف توحید اعلاء کلمۃ اللہ صراط مستقیم کے برخلاف معی رقابت۔ جوش سنگٹھن پیدا کیا جاتا ہے۔

آریوں کی سرگرمی | تعلیم یافتہ آریوں۔ بارسٹر۔ ڈاکٹر۔ تاجر۔ زمینداروں وغیرہ نے نہ صرف مذہبی تبلیغ کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے۔ بلکہ گرو گوبند رنجیت سنگھ اور سیواجی کی طرح ایک متحد۔ زبردست قوم۔ حمایت مذہب۔ مدافعت وطن کیلئے سنگٹھن کے تعصب سے تیار کر رہے ہیں۔ انھوں نے بغرض تبلیغ و اشاعت مذہب

دنیا کے روبرو چار معبود (۱) اندر (۲) اگنی (۳) ہوتر (۴) وایو۔ اور اُن کے اوتار توحید کے نام سے پیش کئے ہین۔

الغرض دنیا کے بعض ملل بلحاظ انسانی ہمدردی۔ نیک نیتی۔ خیرخواہی۔ اپنے محبوب و مرغوب عقاید و معبودون کو۔ اور اقوام کے آگے پیش کرنے کو اپنا مقدس فریضہ نجات کا ذریعہ۔ ثواب کا کام سمجھتے ہین۔

دعوت اسلام | اگر حمیت جاہلی۔ جذبات عصبیت۔ چھوڑکر سلیم الفطرتی بنصف مزاجی۔ سے غور وخوض تحقیق و تدقیق کیجائے تو منکشف ہوگا۔ کہ اسلام۔ بنی نوع انسان کے لئے رحمت۔ صداقت کا افتاب و ماہتاب ہے۔ ان کو حجر شجر۔ بقر۔ بندر۔ عنصر۔ پرستی اور اسکے عبودیت۔ اسفل السافلین کے پست ترین پایہ سے نکالکر اعلے علیین کے سطح مرتفع پر پہنچا دیتا ہے۔

یخرجھم من الظلمات الی النور | ترجمہ: نکالتا انہین کفر کی تاریکیون سے نور ایمان کی طرف

کلمۂ توحید کی زرین زنجیر۔ اخوت اسلامیہ کی حبل المتین۔ بنی نوع انسان مین نسلی تنفر۔ جاہلی تحقیر۔ چھوت چھات۔ گورے کالے۔ امیر فقیر۔ فاتح مفتوح کے

امتیازات کو مٹا دیکر سچی اخوت - مساوات - قایم کردیتی ہے قال اللہ تعالیٰ

انما المومنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون	پارہ ۲۶ سورہ حجرات	مسلمان تو بس آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (خدا کی طرف سے) تم پر رحم کیا جائے

اہل بصیرت کے پاس مذہب اسلام آئینہ فطرت الٰہی اور حق الیقین کا سرچشمہ ہے۔

فاقم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذالك الدين القيم ولاكن اكثر الناس لا يعلمون	پارہ ۲۱ سورہ روم	تم ایک (خدا) کے ہو کر (اسکے) دین کی طرف اپنا رخ کئے رہو (یہ) خدا کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (خدا کی بنائی ہوئی) بناوٹ میں ردوبدل نہیں ہو سکتا یہی دین کا سیدھا راستہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے

خداوند تعالیٰ نے قلب انسان ہی ایسا بنایا ہے کہ وہ اپنے مصنوعی معبودوں ترک کرکے ذرا متوجہ ہو تو اس کو چار و ناچار توحید الٰہی کا اقرار کرنا پڑے گر تعصب آدمی کو سوچنے سمجھنے نہیں دیتا - اسلام کی پرنور ضیا معبودان باطل کے ظلمات کو طالبان صداقت کے دلوں سے زایل کردیتی ہے - قال اللہ تعالیٰ

جاء الحق و زهق الباطل
ان الباطل کان زھوقا

(دین) حق آیا (دین) باطل نیست و نابود ہوا۔ باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا

ہر مذہب و ملت کے جویا حقیقت ۔ طالب صداقت کیلئے اسلام بآواز بلند پکار رہا ہے ۔ یہ صدا بلند کر رہا ہے ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست

گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

سید المرسلین رحمتہ للعالمین ہادی بنی نوع نے فرمایا ہے ۔

اذا احسن احدکم اسلامه فکل حسنة یعملها تکتب بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف وکل سیئة یعملها تکتب بمثلها حتی یلقی الله ....

جب کوئی شخص حلقۂ اسلام میں داخل ہو کر مخلصانہ عمل کرے تو اسکو ایک نیکی کے بدلے دس گونہ سے سات سو تک ثواب ملیگا ایک بدی کا معاوضہ ایک ہی بدی رہے گی ۔ یہانتک کہ وہ دیدار خدا سے مشرف ہو (بخاری مسلم)

مسلمانوں کا انسانی فریضہ ۔ مسلمان اسوۂ حسنہ ۔ صبغۃ الہی سے متصف ۔ منجذب

ہو کر امر معروف بھی سنکر۔ تلقین دین۔ اصلاح بنی نوع کی طرف متوجہ ہو تو اعلاء کلمۃ اللہ۔ توحید الٰہی کے اشاعت عامہ مین ہماری کامیابی یقینی ہے اشاعت توحید۔ ہدایت بنی نوع کا فرض صرف علما۔ مشائخین کا ہی نہین بلکہ اسلاف کے تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ مذہب کا فریضہ۔ پیروان اسلام سے ہر ایک فرد ادا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو ہدایت فرمائی ہے۔

من اسلم علی یدیہ رجل وجبت لہ الجنۃ	کسی کے ہاتھ پر ایک شخص بھی اسلام لائے تو اُسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (طبرانی)

دعوت اسلام کے لئے حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے جناب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر روانہ فرمایا تو اسوقت انکو نصیحت فرمائی کہ خدا تمھارے ذریعہ سے کسی ایک کو مسلمان کردے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تم قیمتی سُرخ اونٹ راہ خدا مین خیرات کرو۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۱۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کوشش سے یمن کا قبیلہ ہمدان مشرف باسلام ہوا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم لمعاذ لما بعثہ الی الیمن لان یھدی اللہ بک رجلا خیر لک من الدنیا وما فیھا	حضرت سید المرسلین نے جب معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی اللہ ہدایت دیوے تو تمہارے لئے وہ دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہے بہتر ہے (رواہ احمد)
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلم من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذالک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذالک من آثامھم شیئا	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگون کو دعوت ہدایت کی تو اس کا اجر ثواب ہدایت پانے والون کے اجر کے مثل بغیر انکے اجر مین کمی واقع ہونے کے ملے گا۔ اگر ضلالت گمراہی کی تبلیغ کی تو اسکی پیروی کرنیوالون کے مثل بغیر ان کے گنہ کی کمی کے اس کو گناہ ہوگی۔ ----(مسلم)

خیر امت کہلانے کے استحقاق کے لئے مسلمانون کو تبلیغی اوامر معروف نہی

منکر کے روکنے کا سر انجام دینا ضروری ہے - قال اللہ تعالیٰ

كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر الآية		لوگوں کی (رہنمائی) کیلئے جسقدر امتیں پیدا ہوئیں انمیں تم (مسلمان) سب سے بہتر ہو کہ اچھے (کام کرنیکو) کہتے ہو اور برے (کاموں) سے منع کرتے ہو - (پارہ - سورہ)

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشاد و تلقین سے جو تبلیغی کامیابی اور دائرہ اسلام کی وسعت ہوئی اس کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ مآثر عثمانیہ فی الخلافۃ الراشدہ کا بیان کیا جائے گا۔

الحق یعلو ولا یعلیٰ - اسلام کی حقانیت - صداقت - اخوت - مساوات اسکے کامیابی اور تبلیغ کے سھل الوصول ذریعہ تسلیم کئے گئے ہیں لیکن مخلصانہ جدو جہد کی ضرورت ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ الآیۃ اور ملل چوب صلیب - حجر صنم - کے اشاعت کیلئے ال دنیال ظاہری حسن و جمال کی دبی دل لبھانے پیش کرتے ہیں لیکن توحید الٰہی فطرت باری اس سے بہت اعلےٰ وارفع ہے ع حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ۔

حقیقی مسلمانوں کو ان کی مسکنت - غربت - بیسروسامانی مقدس فریضہ سے فاصر نہیں کرسکتی - نہ یہ شرعاً انکے لئے عذر ہو سکتا ہے -

قرون اُولیٰ کا نقش قدم بیشک ہمارے لئے مشعل ہدایت ہے - حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہاں ایک ایکماہ چولہا نہیں سلگتا تھا - چھوہارون اور پانی پر گذرہ تھا -

قالت عایشه رضی الله عنها ان کنا ال محمد نمکث شهرا ما نستوقد بنار ان هو الا التمر والماء (شمایل ترمذی صفحہ ۱۰۸)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ہم آل محمد ایک ایکماہ آگ نہیں سلگاتے تھے کھجورا اور پانی پر اکتفا کیا جاتا تھا ....

کھانیکے لئے کبھی ردی کھجور بھی نہیں میسر ہوتے تھے - نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

لقد رایت نبیکم صلی الله علیه واٰله وسلم وما یجد من الدقل ما یملاء بطنه (منه)	نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین دیکھا کہ نہین پاتے تھے ردی کھجور جو شکم سیر ہون -

شدت بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھے جاتے تھے۔

عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ قال شکونا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الجوع و رفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن بطنہ عن حجرین...... (منہ)	ابی طلحہ سے روایت ہے کہ کہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر سے پتھر اٹھایا تو حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے دو پتھر اٹھایا۔ ....

پرستاران توحید۔ خدایان اسلام صحابۂ کرام کا یہ سچا اخلاص عشق تھا کہ وہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے پتوں پر بھی گذارہ کرتے تھے۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

لقد رأتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ	حضرت سعد کہتے ہیں کہ میں صحابہ کی جماعتیں شامل ہو کر غزا کرتا تھا

واٰله وسلم ما نا كل الا ورق الشجر والحلبة حتى ان احدنا ليضع كما تضع الشاة والبعير (منه)	ہم کو کھانے نہیں ملتا مگر درخت کے پتے اور پھل یہانتک کہ ہمارے بعض لوگ رکھتے جسطرح بکری اور اونٹ رکھتے ہیں (اس سے مراد فضلہ ہے)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

لقد رأيتني واني لسابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم ما لنا طعام الا ورق الشجر حتى تقرحت اشداقنا فالتقطت بردة فقسمتها بيني وبين سعد (منه)	حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں ساتواں شخص تھا ہمارے لئے کھانا نہیں ہوتا مگر درخت کے پتے یہانتک کہ منہ میں زخم آگئے تھے میرے پاس ایک ہی چادر تھی اس کو میں نے اور میرے اور سعد کے درمیان تقسیم کر دیا تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ولقد اتت علیّ ثلثون من بين ليلة ويوم وما لي ولبلال	مجھ پر تیس شبانہ روز ایسے گذرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے

طعام یاکله ذوکبد الا ابواریه ابط بلال ...... (منہ) .....

کچھ نہیں تھا مگر ذری سی چیز جو بلال کے بغل میں سما سکے۔

دارالعلوم نبوت کے تربیت یافتہ اصحاب صُفّہ (داعیان اسلام) کا ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کو بعض وقت ستر شرعی کے لئے بھی پورا تہ بند نہیں ہوتا۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے :۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ لقد رایت سبعین من اھل الصفة مامنھم رجل علیه رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقھم فمنھا ما یبلغ نصف الساقین و منھا ما یبلغ الکعبین فیجمعه بیدہ کراھة ان تری عورته

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو اس حالت میں دیکھا جیسے کسی ایک کے پاس بھی پوشش نہیں تھی لحاف یا تہ بند ہوتا اپنی گردنوں میں لپیٹ لیتے بعض کو نصف ساق اور بعض کو ٹخنے تک پہنچتا تو ستر گاہ دکھائی دینے کی کراہت سے اس کو اپنے ہاتھ سے ڈھانپتے رہتے (بخاری)

ان مقدس ہستیوں کی پاک زندگی کا مقصد تبلیغ دین۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور ترویج شریعت مطہرہ تھا۔ مالی معاوضہ۔ زرپرستی۔ دنیوی جاہ و جلال۔ فانی صلہ ان کا مطمح نظر نہیں تھا۔ لا نرید منکم جزاء و لا شکورا۔ ان نفوس قدسیہ کا نصب العین رضائے الٰہی تھا۔ خدائے وحدہ لا شریک لہ کی محبت و عظمت انکے قلوب پر جلوہ افگن۔ اس کا تقدس جلال نور افشاں تھا۔ دنیا کی وقعت ان کے پاس کچھ نہیں تھی ؎

غلامی عمر بادشاہی فروش	نہ بیند سلطان پشمینہ پوش
اور یہ دنیا کی زندگی تو بس (جی کا) بہلاوا اور کھیل ہے اور دار آخرت (کی زندگی) وہی (اصل) زندگی ہے۔ اگر جانتے پارہ ۲۱ (سورۃ)	قال اللہ تعالیٰ وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب وان الدار الاخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک بار سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام بیمار تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو

تا کہ تمہارے فرزند صحت پائیں۔ انھوں نے نذر کی کہ تین روز۔ روزہ رکھیں گے۔
حق تعالیٰ نے حسنین رضی اللہ عنہما کو شفا بخشی۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے
روزے رکھے۔ اور کسی قدر جو قرض لئے اور آٹا پیس کر روٹی پکائیں۔ مغرب کے
نماز کے وقت چاہا کہ افطار کریں۔ ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا۔ آواز دی
مجھے روٹی دو۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا حصّہ اُس فقیر کو دیدیا
سب اہل بیت نے بھی اپنے حصّے دیدیئے۔ فقط پانی سے روزہ کھول کر رات
بسر کی۔ دوسرے دن روزہ رکھا تو افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر آیا اور
سوال کیا۔ سب کھانا اُسے دیدیا۔ تیسری شام تو ایک اسیر بروقت آیا۔ روٹی
اس کو دیدی گئی .... (تفسیر مرشد جلد صفحہ ۲۹)

مذکور واقعات کے اظہار سے یہ غرض ہے کہ بے سروسامانی۔ عدم
استطاعت۔ اعلاء کلمۃ اللہ۔ تبلیغ دین۔ امر معروف۔ نہی منکر کے
فرائض کی ادائی میں مانع و حارج نہیں ہوتے۔ ایثار۔ اخلاص۔ جدوجہد
کی ضرورت ہے۔ پیشوایان اسلام کا اسوہ حسنہ۔ استقلال۔ سرگرمی

اولوالعزمی ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ حضرت مسیح کی تبلیغ صرف بنی اسرائیل کے بھٹکے ہوئے گروہ تک محدود تھی (متی باب ۱۰ فقرہ ۶)

لیکن ان کے پیرو تمام عالم میں اس مذہب کی اشاعت عامۃ میں سرگرم منہمک ہیں۔ برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کافۂ انام کیلئے مبعوث اور باعث رحمت ہوئے۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ الآیۃ اور فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین الآیۃ

اسلام میں تبلیغ مذہب کا اجر ثواب انتہا درجہ کا ہے۔ باوجود اس کے ہماری غفلت۔ کہالت۔ قابل تاسف ہے۔ یوروپ۔ امریکہ۔ سے عیسائی مرد اور عورت۔ انسانی ہمدردی یا سیاسی جذبات سے۔ تبلیغ تثلیث کیلئے آتے ہیں۔ بجد عملی کام کرتے ہیں۔ ہمارے علماء ومشائخین۔ اغنیاء۔ فقراء۔ تجار اہل پیشہ وغیرہم کا یہ مقدس فرض ہے کہ باہمی تفسیق۔ تکفیر۔ خانہ جنگی۔ ڈیڑھ اینٹ کی علحدہ مسجد بنانیکے دعوض قرون اولے کی اتباع وپیروی میں تبلیغ مذہب شاعت دین کو اپنا نصب العین بنائیں۔ دکن کے نامور مدرسۂ نظامیہ سے بھی

دارالعلوم دیوبند اور بریلی کی طرح ملک کی اصلاح اور تبلیغ کے کام سرانجام پا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ بزرگان قوم ادہر مایل ہوں واللہ الموفق وعلیہ التکلان

تبلیغ کے متعلق التوبیۃ الملیۃ فی مدن المملکۃ الآصفیۃ میں مفصل بحث کر دیگئی

ناظرین کو اگر اس مسئلہ سے دلچسپی ہو تو وہ رسالہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

باب ہفتم در مکارم اخلاق وغیرہ

اسلامی حقیقی ترقی۔ معراج کمال کیلئے۔ مذہبیت۔ زہد واتقا ضروری ہے

ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔

مسلمان اس وقت تک تنازع لبقار وغزا میں کامیاب با اقبال منظفر و منصور تھے جبتک وہ دینی سچے روح۔ مذہبی جذبات، ایثار و اخلاص کے زیور سے مزین کتاب وسنت او امر ونواہی کے پابند راسخ الاعتقاد تھے

ان اللہ مع الذین اتقوا والذینہم محسنون الآیہ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ اس کا فقدان ہمارے حرمان و

خزانہ کا باعث ہیں لیس للانسان الا ما سعیٰ اور حوب ابتلا ہے۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم اب بطور اجمال مکارم اخلاق وغیرہ کے احادیث بغرض افادہ عام لکھے جاتے ہیں

شفقت وہمدردی لا یرحم اللّٰہ من لا یرحم الناس	اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے (بخاری مسلم)
الراحمون یرحمہم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ...	خلق پر شفقت کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے تم اہل زمین پر رحم کرو تو وہ جو آسمان پر ہے تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)
من یحرم الرفق یحرم الخیر	جو شخص نرمی ملائمت سے محروم ہے تو وہ نیکی سے محروم ہے (مسلم)
والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتیٰ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ...	بندہ اسوقت تک مومن نہیں ہوتا تاآنکہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے (بخاری۔ مسلم)
الخلق عیال اللّٰہ فاحب الخلق	کل مخلوق اللہ کے عیال ہیں۔ محبوب تر

احب الى الله من احسن الى عياله		الله کے پاس وہ ہے جو اسکے عیال کے ساتھ نیک برتاؤ کرے (بیہقی)
المومن مالف ولا خير فيمن لا يالف ولا يولف ..	(احمد)	مومن الفت محبت کا محل ہے اس شخص میں کچھ بھلائی نہیں ہے جو الفت نہیں کرتا اور نہ دوسرے سے الفت کیا جاتا ہے
ما من مسلم يرد عن عرض اخيه الا كان حقا على الله ان يرد عنه نار جهنم يوم القيامة ثم تلا هذه الآية وكان حقا علينا نصر المومنين......		کوئی مسلمان کسی کو اپنے بھائی کی غیبت آبروریزی سے باز رکھے تو اسکے جزا میں اللہ تعالی اس کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھیگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ مومنوں کی مدد ہم پر واجب ہے۔ (مشکوۃ)
المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه......		مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں مہاجر وہ ہے جو ممنوع چیزوں کو ترک کردے (بخاری)
اطعموا الجائع وعودوا المريض		بھوکے کو کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت کرو

عربی	اردو
وفكوا العاني	قیدی کو رہائی دو .... (بخاری)
رضى الرب فى رضى الوالد و سخط الرب فى سخط الوالد	رضامندی رب کی باپ کی رضامندی میں ہے اور غضب رب کا باپ کے غضب میں ہے (ترمذی)
خير بيت فى المسلمين بيت فيه يتيم يحسن اليه وشر بيت فى المسلمين بيت فيه يتيم يساء اليه	مسلمانوں میں اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کیساتھ نیک برتاؤ کیا جاتا ہے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم کیساتھ بدسلوکی کیجاتی ہے (ابن ماجہ) ....
ما اكرم شاب شيخا من اجل سنه الا قيض الله له عند كبر سنه من يكرمه	کسی بوڑھے کا اسکی کبر سنی کی وجہ سے کوئی جوان اکرام کرے تو اللہ جل شانہ اسکی کبر سنی میں اسکی تعظیم و خدمت کیلئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے (ترمذی)
من انظر معسرا او وضع عنه انجاه الله من كرب يوم القيمة	جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا معاف کرے تو اللہ جل شانہ اسکو قیامت کی سختیوں سے نجات دیگا (مسلم)
ما من مسلم كسا مسلما ثوبا الا كان فى حفظ من الله ما دام	کسی غریب مسلمان کو کوئی مسلمان کپڑا پہنائے تو وہ اللہ کی حفاظت میں اس وقت تک رہیگا جبتک اسکے

عليه منه خرقة	جسم پر کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے (ترمذی)
اعطوا السائل وان جاء على فرس	سائل کو عطا کرو۔ اگرچہ گھوڑے پر آئے (م)
خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره	وہ دوستوں میں نیک تر ہے اللہ کے پاس وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے نیک ہے۔ اور اچھا پڑوسی اللہ کے پاس وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے لئے نیک ہے (ترمذی)
ليس المومن بالذى يشبع وجاره جائع الى جنبه	وہ مومن نہیں ہے جو آپ سیر ہو کر کھا جائے اور اسکے پہلو میں اس کا پڑوسی فاقہ رہے (شعب الایمان)
لا يدخل الجنة من لا يامن جاره بوائقه	وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جسکے برائی سے اسکے پڑوسی امن میں نہ ہوں (مسلم) ......
كل معروف صدقة	ہر نیک کام صدقہ ہے ... (بخاری مسلم)
افضل الصدقة ان تشبع كبدا جائعا	بھوکے کو سیر کرنا بہتر صدقہ ہے ...... (مشکوٰۃ)
من كان يومن بالله واليوم	جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور قیامت پر

الاخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليقل خيرا او ليصمت ۔۔	اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیے۔ جو شخص ایمان لایا ہو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان لایا ہے تو اچھی بات کہے۔ یا خاموشی اختیار کرے ۔۔۔۔ (بخاری)
قال رسول الله صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم قال الله تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا (مسلم و بخاری)
السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار۔ والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار	سخی آدمی۔ اللہ سے جنت سے۔ لوگوں سے قریب ہے۔ دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل آدمی۔ دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے۔ دور ہے آدمیوں سے قریب ہے جہنم سے۔

احسنهم خلقا والطفهم
باهله ....
عليكم بالصدق فان الصدق
يهدي الى البر وان البر
يهدي الى الجنة ومايزال الرجل
يصدق ويتحرى الصدق حتى
يكتب عند الله صديقا واياكم
والكذب فان الكذب يهدي
الى الفجور وان الفجور يهدي
الى النار - ومايزال الرجل
يكذب ويتحرى الكذب
حتى يكتب عند الله كذابا
من عفى عند القدرة عفى الله عنه

خصلت ہیں اور وہ اپنے اہل کے ساتھ
زیادہ مہربان ہیں ..... (ترمذی)
راستبازی کو لازم کرو کیونکہ سچائی راہ
دکھلاتی ہے خیر اور عمل صالح کی طرف
اور خیر اور عمل صالح جنت کیطرف پونچاتے ہیں
آدمی ہمیشہ سچ بات کرتا ہے اور سچی بات
طلب کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے پاس وہ صدیقون
میں لکہا جاتا ہے اور تم جھوٹ بات سے پرہیز کرو کیونکہ
جھوٹ گناہونکی راہ دکہاتا ہے اور گناہ
دوزخکی راہ دکہاتے ہیں اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بات کہتا ہے اور جھوٹ
بات طلب کرتا ہے - یہان تک کہ وہ اللہ کے
پاس کذابین میں لکہا جاتا ہے ..... (بخاری مسلم)
جو شخص حالت قدرت میں خطا معاف کردے

اردو	حوالہ	عربی
[illegible]	[illegible]	او [illegible]
نیک خصلت اور [illegible] اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک جزء ہے ...... (ترمذی)		السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من اربعة وعشرين جزءا من النبوة
جو خاموش رہا نجات پایا (ترمذی)		من صمت نجا
برے کام سے شرم کرنی ایمان سے ہے اور اہل ایمان جنت میں جائیں گے اور بےحیائی فحش ظلم سے ہے اور اہل ظلم دوزخ میں جائینگے	(احمد، ترمذی)	الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار۔
[illegible] ... (مشکوٰۃ)		[illegible] سبحان اللہ ...
نیک گمان کرنا حسن عبادت سے ہے (ابوداؤد)		حسن الظن من حسن العبادۃ
جب ایک شخص بات کرے اور مجلس سے چلا جائے تو وہ امانت ہے۔ (مشکوٰۃ)		اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فہی امانۃ۔۔

البادی بالسلام بری من الکبر		سلام کرنیوالا ابتدا میں غرور سے بری ہے (مشکوۃ)
ان لجواب الکتاب حقا کرد السلام		(فردوس) سلام کے جواب کیطرح خط کا جواب دینا ضروری ہے۔
ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا	[illegible]	دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونیکے آگے مغفرت کیے جاتے ہیں
عن زراع رضی الله عنه وکان فی وفد عبد القیس قال لما قد منا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ورجله		زراع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ عبد القیس کے وفد میں تھے۔ کہا جب ہم لوگ مدینہ میں آتے تو ہمارے سواریوں سے جلدی اتر پڑتے۔ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور آپکے قدم مبارک چومتے (ابوداؤد)
اتحاد دیکھی | من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه		جو شخص جماعت مسلمین سے بالشت بھر جدا ہوا تو وہ اسلام کا رشتہ اپنے گردن سے نکالا ---- (ابوداؤد)
اتبعوا السواد الاعظم فانه		پیروی کرو بڑی جماعت کی۔ جو تنہا ہوا

من شذ شذ فی النار

المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله...

ان اللہ لا یجمع امتی او قال امة محمد صلی اللہ علیه واله وسلم علی ضلالة وید اللہ علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار.....

جماعت سے تنہا ڈالا جائے گا آگ میں (ابن ماجہ)

مسلمان تو بس ایک شخص کے مانند ہے۔ اگر اسکے آنکھ میں شکایت درد ہو۔ اور سر میں شکایت ہو تو کل جسم میں درد کا احساس ہوتا ہے (مسلم)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کریگا میری امت کو یا یوں کہا امت محمد کو اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جس نے جماعت سے جدا ہوا تو جہنم میں ڈالدیا جائے گا (ترمذی)

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے پیروان اسلام کو متحد متفق اور ایک مرکز پر جمع ہونے کیسے مؤثر پیرایہ میں نصیحت فرمائی ہے۔ افسوس فرقہ بندی کی ہوس۔ ڈیڑھ اینٹ کی علحدہ مسجد کے خبط نے ملت اسلامیہ کو کمزور اور اجانب کا شکار بنادیا۔ آج اسلامی "سیاسی مذہبی" ہستی خود مسلمانوں کے افتراق جمود کے طفیل معرض خطر میں ہے لیکن اس کا احساس نہیں کیا جاتا

استمداد عن ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلعم وھو لیشترط علی ان لا تسأل الناس شیئاً قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ	ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ لوگون سے کچھ نہ مانگے۔ اگر کوڑا بھی گرجاوے تو اس کو اتر کر اٹھا وسے (مشکوۃ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا (احسن القصص مصنفہ مولانا صفی الدین صاحب) یک کسی معمولی چیز کو نمک خدا سے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے ؎

لا تسألن بنی آدم حاجۃ	وسل الذی ابوابہ لا تحجب
اللہ یغضب ان ترکت سوالہ	وبنی آدم حین یسأل یغضب

باوجود اسکے ہم لوگ قادر مطلق مسبب حقیقی کو جسکے دست قدرت مین سب کے قلوب ہین۔ چھوڑکر بے صبری کے ساتھ در بدر دنیاداروں سے توسل۔ سفارش۔ استدعا التجا کرتے ہین اور وایاک نستعین کا بھی عقیدہ ہے۔ یہ امور اربابا من دون اللہ مین داخل نہین سمجھے جاتے کیونکہ ان کا نام اسباب ہے محض برگزیدگان

خاص کا توسل - استمداد ہمارے پاس شرک و کفر ہے - اسلئے کہ ایسا مادی اسباب کا وجود ہم کو نظر نہیں آتا جسطرح دنیا میں حقیقی قوت حقیقی جبروت کا مرکز اعلیٰ شاہ ہے اسیطرح برزخ میں بھی حقیقی قدرت و حکومت کا سرچشمہ اللہ ہے تو یہاں دنیاداروں کا توسل و غیرہ برائے حاجات کیلئے مشروع اور منافی توحید نہیں سمجھا جاتا صرف عالم برزخ کی خصوصیت ہے کہ محبوبان بارگاہ الٰہی کا توسل - استمداد - مقربان الی اللہ عباد کی اعانت قابل ملامت اور مخالف توحید تصور کیجاتی ہے حالانکہ اس کے جواز کی تصریح موجود ہے

وابتغوا الیه الوسیلة ... پارہ ... الآیہ	اور اس تک (پہونچنے) کے ذریعہ کی جستجو کرتے رہو

حصول مقصد کیلئے دوگانہ ادا کرکے یہ دعا پڑھے۔

آت محمدن الوسیلة والفضیلة الخ	یا اللہ دے محمد کو وسیلہ اور فضیلت ...
اللھم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی، اللھم فشفعه فی	یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ ہوتا ہوں وسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نبی رحمت ہیں یا محمد میں متوجہ ہوتا ہوں وسیلہ آپکے میرے رب کیطرف میری اس حاجت کے
وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ	اور اگر مدد چاہے تو ....

ملاحظہ ہو تفہیم و نکات در بیان

اعینونی ...	گستے یا عبد النبی کی استعانت کرے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو حصن حصین

یہ قابل نظر انداز ہونے ہیں تکفیری پرچے شائع کرنے والے حضرات از راہ مہربانی خود سواد اعظم کے برخلاف تحقیق تکفیر کا حکم لگانے سے پہلے ہی مختلف دلائل کو بہ وسیع النظری سے دیکھ لیں ورنہ اس کا وبال خود انہیں پر عود کرتا ہے۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک (بخاری)	ایک دوسرے کو فسق اور کفر کی طرف منسوب نہ کرے وہ اسی پر عود کرتا ہے اگر اس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔

شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزیہ میں لکھا ہے کہ

بعض خواص اولیا را کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند

تفصیل کیلئے علامہ شیخ عابد سندی مدنی کا فتوی اور شیخ عبد الحق دہلوی کی شرح مشکوۃ شاہ ولی صاحب کی ہمعات ملاحظہ فرمائی جائے۔

صحبت صالحا انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ اسکی فطرت طینت مین اثر پذیری کا مادہ رکھا گیا ہے جسکی مصاحبت۔ تربیت ہوگی اسی رنگ مین وہ منجذب ہوگا۔ اسی لئے شریعت مطہرہ مین نیک صحبت۔ تربیت کیلئے زیادہ زور دیا گیا ہے

لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی		مومن کی صحبت اختیار کر۔ اور متقی پرہیزگار کو تیرے کھانے مین شریک کر۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)
المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل	(ترمذی)	آدمی اپنے دوست کے دین پر رہتا ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ کس کو دوست بناتا ہے۔
ایاک وقرین السوء فانک به تعرف (جامع الصغیر)		برے ہمنشین سے دور رہ۔ تو اسی سے مشہور ہو جاوے گا۔
الا انبئکم بخیارکم خیارکم الذین اذا رؤا ذکر الله	(ابن ماجہ)	مین تمکو خبر دیتا ہون کہ تم لوگون مین بہتر کون ہے وہ شخص جسکے دیکھنے سے نعمت کرنیسے خدا یاد آئے
الوحدة خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر		برے لوگون کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہمنشین کیلیے رہنے سے بہتر ہے۔

متن	ترجمہ
من الوحدة واملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من املاء الشر	اور املاء خیر سکوت سے بہتر ہے اور خاموشی املاء شر سے بہتر ہے
خيار عباد الله الذين اذا رأوا ذكر الله - وشرار عباد الله المشاؤن بالنميمة المفرقون بين الاحبة الباغون البراء العنت	بندگان خدا میں بہتر وہ ہیں جب کہ دیکھے جاتے ہیں تو خدا یاد آجاوے (بوجہ ان کی صورت با موعظہ) بندگان خدا میں بدتر وہ ہیں جو چغلخوری کرنیوالے دوستوں میں جدائی ڈالنے والے نیکوں پر زیادتی و فسق و فجور کرنیوالے ہیں
من ولی من امر الناس شيئا ثم اغلق بابه دون المسلمين او المظلوم او ذی الحاجة اغلق الله دونه ابواب رحمته عند حاجته وفقره افقر ما يكون اليه. (اولاد امور کی ذمہ داریاں وغیرہ)	جو کوئی رعایا کے امور کا حاکم ہو پھر اپنا دروازہ مسلمان یا ستم رسیدہ لوگوں یا حاجت مندوں پر بند کردے تو اسکی پاداش میں اللہ جل شانہ اپنے رحمت کے دروازے اس کی حاجت اور محتاجی کے وقت اس پر بند کر دے گا۔ (مشکوۃ)

توہم بردرے ہستی امیدوار | پس امید بر در نشینان بر آر

لا یقضین حکم بین اثنین و هو غضبان ... (بخاری ومسلم)	حاکم اپنے غصہ کے وقت دو شخص کے درمیان فیصلہ نہ کرے ----
من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین	جو شخص حاکم کیا جاتا ہے لوگوں کے درمیان وہ (بوجہ ذمہ داری) بغیر چھری کے ذبح کیا گیا ہے (ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد)
الظلم ظلمات یوم القیامة	ظلم وستم بیدادی قیامت میں تاریکی ہے (بخاری مسلم)
القضاة ثلثة واحد فی الجنة واثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی به ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فهو فی النار ورجل قضی للناس علی جهل فهو فی النار (ابن ماجه ابوداود)	قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قسم کے جنت میں دو قسم کے جہنم میں جائینگے، جنت میں وہ ہونگے جو حق کو پہچانے پھر اسکے موافق حکم جاری کرے، اور ایک حق کو پہچانے اور فیصلہ میں بے انصافی، حق تلفی کرے تو جہنم میں جائیگا اور ایک حکم جہل اور بے علمی کی بنا پر کرتا ہے تو یہ جہنم میں جائے گا۔
من شفع لرجل شفاعة فاهدی له	کسی نے سفارش کی پھر اسکے معاوضہ میں

هدية عليها فقبلها فقد اتى باباً عظيما من ابواب الربا۔	اسنے کچھ تحفہ ہدیہ لیا تو ربا کے دروازوں میں سے اس نے بڑے دروازہ میں داخل ہوا (منہ)
من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذالك فهو غلول۔ ... (ابوداؤد)	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے کسی کو تحصیل کے لئے مامور کیا اور تنخواہ بھی مقرر کردی اسکے علاوہ پھر جو لیا جاوے گا وہ چوری میں داخل ہے
اخلاق ذمیمہ اور گناہ کبیرہ وغیرہ عن انس رضی الله عنه قال قلما خطبنا رسول الله صلے الله علیه واله وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له ... (شعب الایمان)	انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اکثر خطبوں میں فرماتے جس میں امانتداری نہیں اس کو ایمان نہیں اور جو اقرار عہد کا پابند نہیں اسکو دین نہیں . . . .
لعن رسول الله صلے الله علیه واله وسلم الراشی والمرتشی	رشوت لینے اور دینے والے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمایا (ابن ماجہ)
الراشی والمرتشی فی النار	رشوت کا لینے والا اور دینے والا جہنمی ہے۔ (طبرانی فی الصغیر)

لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولی بہ (مشکوٰۃ)	حرام رشوت سے نشو ونما پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور جو جسم حرام سے نمو پایا ہے وہ سزاوار آگ ہے۔
لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام (مشکوٰۃ)	حرام کے ذریعہ سے غذا پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ۔ ۔ ۔
من اخذ من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین (بخاری)	کسی نے غیر کی زمین سے ناحق کچھ غصب کر لیا تو قیامت کے روز وہ زمین کے ساتویں حصہ تک دھنسایا جائے گا۔
الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وشہادۃ الزور۔ ۔ ۔ (بخاری ومسلم)	خداوند تعالیٰ کے ساتھ شرک، ماں باپ کی نافرمانی۔ خون ناحق۔ جھوٹی گواہی گناہان کبیرہ سے ہیں۔
آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب۔ واذا وعد اخلف	منافق کے تین نشان ہیں۔ جھوٹ کہتا ہے خلاف ورزی وعدہ کرتا ہے

واذا اؤتمن خان......		امانت مین خیانت کرتا ہے (مشکوۃ)
سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر	ترجمہ	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے
لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان	ترجمہ	جنت مین فریبی بخیل احسان جتانیوالے داخل نہین ہونگے
ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان (جامع الصغیر)		جھوٹ کہنے سے پرہیز کرو۔ جھوٹ ایمان کے دور کرنے والون سے ہے...
لیس منا من غش مسلما اوضرہ اوماکرہ (منہ)		مسلمانونکو فریب دینے والا ضرر پہنچانیوالا مکر کرنے والا ہمارے سے نہین ہے۔
لا یدخل الجنۃ قاطع (بخاری مسلم)		قطع رحمی کرنیوالا جنت مین داخل نہ ہوگا۔
ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب		حسد سے بچو حسد نیکیون کو کھاجاتا ہے جیسا آگ لکڑیون کو کھاتی ہے (ابوداؤد)
لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش والبذی		مومن لعن طعن کرنے والا فحش اور بدگو نہین ہوتا......(ترمذی).....
لا یدخل الجنۃ قتات (نمام)		چغلخور جنت مین داخل نہ ہوگا (بخاری مسلم)

عربی		اردو
اذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب		خوشامد گو کے منہ میں خاک ڈالو .... (مسلم) ....
مسکرات — حرم الله الخمر و كل مسكر حرام (جامع الصغير)		اللہ نے شراب (خانہ خراب) کو حرام کردیا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے .....
الخمر ام الخبائث فمن شربها لم تقبل صلاته اربعين يوما فان مات وهي في بطنه مات ميتة جاهلية	(نیم)	شراب تمام برائیوں کی ماں ہے پس جسکے پینے سے چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اور جو کوئی مرجاے اور اسکے پیٹ میں شراب ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا
اجتنبوا كل مسكر (طبرانی)		ہر ایک نشی چیز سے پرہیز کرو ....
كل مسكر حرام .. (بخاری)		ہر نشہ آور چیز حرام ہے ----

مسکرات کے نقصان ضرر کا تیرہ صدی کے بعد اب تعلیم یافتہ دنیا کو احساس ہو رہا ہے۔ عیسائیوں میں عبادت (عشاء ربانی) میں اس کا کچھ استعمال جزو مذہب ہے باوجود اسکے اس ام الخبائث کے روکنے از حد کوشش اور جد و جہد جاری

رکھے ہیں۔ امریکہ نے قطعا اس کے جمیع وشترا استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ افسوس ہے کہ یہاں مسکرات کے دوکان زیادہ تر خیراست کے افراد سے ہی آباد ہیں۔ قوای جسمانی۔ روحانی۔ اعضاء رئیسہ کیلئے اس کا استعمال زہر ہلاہل ہے جس سے اسلامی نسل روز بروز کمزور مضمحل ہو رہی ہے۔

هوا پرستی حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره	جہنم خواہشات نفسانی سے جنت مکارہ سے ڈھانپی ہوئی ہے۔ (بخاری)
لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به (مشکوۃ)	تم سے کوئی مومن کامل نہیں ہوتا جبتک اسکی خواہش جو میں لایا ہوں شریعت اسکے تابع ہو
اصلاح نفس وغیرہ من مات وهو برئ من الكبر والغلول والدين دخل الجنة	جو مرا اور وہ تکبر۔ چوری۔ اور قرضہ سے پاک ہے تو داخل جنت ہوگا ...... (ترمذی ابن ماجہ)
نفس المومن معلقة بدينه حتى يقضى عنه ...... (مسند)	مسلمان کا نفس مرنیکے بعد بوجہ قرضہ معلق رہتا ہے تا آنکہ وہ اس سے ادا کیا جائے

اکثروا ذکر ھادم اللذات الموت ...... (نسائی)		موت جو فانی لذتوں کی منہدم کرنیوالی ہے بہت یاد کیا کرو........
اذکروا محاسن موتاکم و کفوا عن مساویھم	ابوداؤد ترمذی	تمہارے مردہ لوگوں کی خوبیوں کا ذکر کرو. انکے عیوب بیان کرنیسے باز رہو.
یبعث کل عبد علی ما مات علیہ	مسلم	جس حالت مین بندہ مرتا ہے اسی حالتمین زندہ کیا جاویگا
یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بخمسمائة عام نصف یوم		غریب لوگ اغنیاء سے پانسو سال نصف یوم آگے داخل جنت ہونگے (ترمذی)
منہیات شرعی | نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نشرب فی آنیة الفضة والذھب و ان ناکل فیہا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ		چاندی سونیکے برتنوں مین کھانے پینے ۔ ریشمی کپڑونکے پہننے اور اسپر بیٹھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے..... ... بخاری مسلم....

پیشتر آنحضرت بادشاہ روم کے زمانہ سے وہان چاندی سونیکے ظروف کا

استعمال تجارتی اقتصادی ترقی کے خیال سے قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے ریشمی کپڑوں کا استعمال مردوں کے لئے باعث خنوثت و انوثت ہے۔ اسلئے شریعت اسلامیہ نے جنس ذکور پر اس کو حرام کر دیا۔

لاینظر الله یوم القیامة الی من جر ازاره بطرا۔ بخاری مسلم	جو کوئی اپنے پاجامہ کو غرور سے کھینچتا ہوا رکھے تو اللہ جلشانہ قیامت کے روز اسکی طرف نظر نہیں کرے گا۔
ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار۔۔۔	ازار تہبند جو ٹخنے سے نیچے ہو دوزخ میں ہے۔۔۔۔ بخاری

نظام ملل غیر کے افراط۔ تفریط کے مقابلہ میں اسلام ایک معتدل مکمل معاشرتی تمدنی دستور العمل اپنے پیرؤں کے لئے مرتب کیا ہے۔ امعان نظر سے منکشف ہوگا کہ یہ ان کی بیراہی۔ فضول خرچی۔ تکبر وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے از حد سود مند ہے۔ راسخ فی الدین رہنے میں بڑی حد تک انسان بھٹکنے سے مامون و مصئون رہتا ہے۔ یہی حال مونچھوں کے فیاشن کا ہے۔ آجکل آدھے غائب آدھے حاضر مونچھ معیار تھذیب سمجھے جاتے ہیں۔

عربی	اردو
لعن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء و قال اخرجوھم من بیوتکم	آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخنث نامردوں اور مرد نما عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور انکو گھروں سے نکالدینے کا حکم فرمایا (بخاری)
لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل ----------	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا لباس پہننے والے مرد - اور مردوں کے لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمایا .... (ابوداؤد)

یورپین آزاد عورتوں نے فیاشن کا خبط بعض مسلمان خواتین میں بھی پھیل رہا ہے - باریک بے ستر لباس کی قدر ہونے لگی ہے جس کی شرعاً ممانعت ہے

[illegible] باریک لباس پہنے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] انکو [illegible] ------ (ابوداؤد)

تشبیہ بالقوم [illegible] من تشبہ بقوم [illegible]	[illegible] قوم [illegible]

فہو منہم ...... رواہ احمد و ابو داؤد	پس وہ اُسی قوم سے ہے ...

اسرار حدیث کے مفہوم کے لئے قلب سلیم - وسعت نظری ضروری ہے سطحی دماغ اسکو اپنے مذاق کے برخلاف پاتے ہیں تو جسارت - انکار کر بیٹھتے ہیں - ترقی یافتہ - فاتح اقوام میں ہماری قومی ہستی - جذب ہو کر رہ جانے اور نقال - اندھے مقلد نہ کہلانے کیلئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروں کو یہ پر حکمت ہدایت فرمائی ہے - تا مذہبی روح - ملی حماس قومیت اہل اسلام میں برقرار رہے - اور وہ ایک زندہ قوم بنیں ورنہ آدمے تیتر آدھے بٹیر ہ

زاغی روش کبک دری می آموخت	او دست نداد و راہ او رفت ز دست
رباخواری | لعن اللہ آکل الربا وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ	لعنت کیا ہے اللہ سودخوار پر اور اس کے کھلانے والے اور [illegible] کو اور کاتب پر [illegible]

طامع - لالچی - سنگدل - سود خوار - [illegible] انسانی [illegible] زندگی سے زیادہ ضرر رساں - نقصان دہ - اور ہلاکت سے - [illegible] فرق

ہلاکت واقع ہوجاتی ہے۔ لیکن سودخوارون کے مسلسل خون چوستے رہنے
سے مدیون تباہ و برباد۔ زندہ درگور ہوکر تلخی سے زندگی بسر کرتا ہے مبارک
ہین وہ افراد جو ان کے خونی فولادی پنجے سے ملک کو نجات دینے جدو
جہد کرتے ہین۔ سب کے آگے ہندوستان مین ان انسان نما خونخوارون کے
برخلاف مولوی غلام الثقلین بی۔اے۔ بی۔ بل مرحوم۔ پھر مولانا ابوالکلام
آزاد نے آواز بلند کی لیکن جبتک خود ہم۔ مسرف۔ مبذر۔ بنے رہینگے۔ اصلاح
تمدن۔ احکام شریعت سے بے پروا۔ غافل رہینگے تو سودخوارون کی غلامی سے
رہائی کی توقع محال ہے۔

تصاویر فوٹو۔ اشد الناس عذابا عند الله المصورون	اللہ تعالی کے پاس زیادہ عذاب تصویر بنانے والون کو ہوگا (بخاری مسلم)
عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول کل مصور فی النار	ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تصویر بنانے والا جہنمی ہے۔ ابن

يجعل له بكل صورة صورها نفسا فيعذبه في جهنم قال ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فيه	بخاری مسلم	ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تصویر بنانے والا جہنمی ہے ابن عباس کہتے ہیں اگر تصویر بنائی جاے تو درختوں اور غیر ذی روح کی بنائی جاے
لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير .. بخاری مسلم		جس مکان میں کتا اور تصاویر ہوں فرشتگان رحمت داخل نہیں ہوتے ....

یوروپ وغیرہ کے حیا سوز - مخرب اخلاق فحش فوٹوز - اور جاپانی رنگین دستیوں کے شرمناک تصاویر - جدید مذاق میں "نیچرل بیوٹی" کا مرادف سمجھا جاے - لیکن سلیم الفطرت طبایع انکو قبایح - خبائث - روحانی آلہ فرنگ قومی ادبار اور یورپ کے زوال کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں بعض افراد اپنی خوابگاہوں میں اہمیت کیساتھ ہیجان پیدا کرنیکے ارادہ سے - اور بعض جاہل عورتیں قوت تخیلہ پر اثر ڈالنے کے خبط سے عشقی تصاویر - فوٹوز آویزاں کرتے ہیں جنکے بالکلیہ انسداد کا اسلام میں حکم کیا گیا ہے - حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دولت سرا کے پردہ پر تصویر سے منع - اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تکیہ پر تصویر نظر آنیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

واپس تشریف لیجانا پھر انکے دور کردیئے جانیکے بعد تشریف فرما ہونا (مظاہر حق جلد ۲۔ صفحہ ۱۱۲۲) اور فتح مکہ کے روز مدینہ علم و حکمت راز دار فطرت کے حکم سے باب ولایت کرامت کا سطح کعبہ کی سو بتون کا ازالہ۔ اور حضرت سید الابرار خلیفہ ثانی کا اندرون کعبہ کے حضرت ابراہیم خلیل کے تصاویر کا محو کردینا۔ تصویر بت پرستی کے تخلیق کا سبق ہے۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۸) اہل شریعت اہل طریقت کے پاس اس سے بڑکر کوئی حجت شرعی تصویر کے عدم جواز پر نہین ہو سکتی۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب۔ ۔ ۔ ۔	سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس گھر مین تصویر۔ کتا۔ جنبی ہو فرشتے داخل نہین ہوتے۔

اسی اسوہ حسنہ کی اتباع مین اکابرین صوفیہ مشائخین عظام علماء کرام۔ تصاویر کی حرمت پر متفق رہے ہین۔ کوئی اسکے جواز پر مائل نہین ہوا۔ بلکہ اہل باطن و کشف نے تو اپنے نور عرفان سے ان بتون کے ظلمات دیکھے ہین (مکاتیب شریفہ مکتوب شصتم صفحہ ۷۹) اور دینی مذاق کے معبود الٰہ ھواہ کی پرستش کیلئے حکم استقامت فی الشریعت و الطریقت چھوڑ دیکر مرغ ہوائی (دیدہ کاک) بنے اور تنسیخ شریعت پہ جیبا بت کرنیکی

ضرورت نہین جنکو کچھ مذہبی یا مسلم کا ذوق طبیعت مین ہنی مذاق ہے وہ جانتے ہین لفظ تصویر علیم خواہ عکسی

یا دستی ہو۔ قلم سے کھینچی جائے یا کسی آلہ سے ہر دو شامل ہے۔ شراب ہاتھ سے نچوڑی جاوے یا

مشین سے کشید ہو ہر دو کا ایک ہی حکم ہے ہمکو احکام شرعیہ مین یورپین تمدن تخیلات کے پرستش کی ضرورت نہین

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (الآیہ)		جو پیغمبر تم کو دین وہ لیلو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے دست کش رہو (پارہ ۲۸۔ سورہ ۵۹)

تصاویر۔ فوٹوز کے کچھ تمدنی فوائد سے اسکے قبائح زیادہ ہین۔

اثمہما اکبر من نفعہما		انکے فایدہ سے انکا گناہ (اور نقصان) بڑھکر ہے۔

ترقی یافتہ یوروپ نے آج تیرا صدی کے بعد مسکرات کے مادی ضرر اور نقصانات کا

کچھ کچھ احساس پیدا کیا ہے ممانعت تصاویر کے روحانی فلسفہ کا اسکے موجودہ مذہبی

روحانی پستی و دہریت لاادریت مین وجدانی ادراک محالات سے ہے۔ مذاق

جدید کے اصلاح کے بجائے اسی سے تطابق پیدا کرنے۔ اسی مین منجذب ہونیکی

احکام مذہب کی ہی قطع و برید سخت اخلاقی کمزوری۔ دل و دماغ کی پستی اور حرمانی

ہے شیخ ندوہ واقف ہین نمازیان اسلام کا ایام حرب مین مجوس کے منقش

قصر شاہی میں نماز کا ادا کرنا جواز تصویر پر حجت شرعی نہیں ہو سکتی منو رخ کے بیان
اور مجاہدین اسلام کے نماز پڑھنے سے غالبًا یوان کا مصور او سنگتراش ہونا ثابت نہیں ہوتا
اور نہ جہت قبلہ میں تصاویر کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ اگر موجودگی تسلیم بھی کی جائے تو
وہ عند الفقہا صرف امر مکروہ ہے۔ مسئلہ ما نحن فیہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں
قیاس مع الفارق ہے۔ یہ استدلال کہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں خوف
تصویر پرستی نہیں۔ قابل قبول نہیں کیونکہ بعض راسخ الاعتقاد طبائع اسوقت بھی
اپنے پیر کے فوٹوز۔ تصاویر۔ کو نظر تقدس سے دیکھتے درشن کرتے ہیں۔ بعض تو
کلام مجید کیساتھ اسکو رکھتے ہیں ؎

	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید		خلاف پیمبر کسی رہ گزید

کیا ہمارے وہ رہبر طریقت (نومسلم راجپوتوں کے اصلاح کے ساتھ) اپنے مریدوں کی
فوٹو پرستی کے انسداد پر توجہ نہیں کرینگے۔ تا وہ مرشد حقیقی کے سچے جانشین متصور ہوں
اصلاح رسمات | قرون اولی کی شادی۔ بیاہ بالکلیہ تکلفات اور اسراف سے پاک تھے
اہل بیت اطہار۔ ازواج مطہرات کے بیاہ کی سادگی مسلمانوں کیلئے سبق آموز اور

باعث صلاح دارین وفلاح کونین ہے

اولم النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ------ (بخاری)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کے نکاح میں ولیمہ دو مد جو پر فرمایا۔ ----------
خیر النکاح ایسرہ ۔ (جامع صغیر) خیرھن ایسرھن صداقا	اچھی بیاہ وہ ہے جس میں سہولت ہو عورتیں بہتر وہ ہیں جنکی ادائی مہر میں آسانی ہو (طبرانی)

مسرفانہ رسومات، تکلفات اور زیر باری اخراجات کی وجہ سے جوان لڑکیوں کی شادی بیاہ کیلئے غیر معمولی تعویق - تاخیر کرنی پڑتی ہے ۔ جو شرعاً و عرفاً ناجائز ہے۔ دولہ والوں کی طرف سے بھاری جہیز وغیرہ کا مطالبہ پست ہمتی، نگونساری کی علامت ہے اکثر کو نام و نمود کے لئے اپنے املاک منقولہ وغیر منقولہ سود خوار عنکے سپرد کر دینا پڑتا ہے دستور العمل شریعت کا ترک کر دینا گویا ہر قسم کے بلیات مصائب میں گھرنا ہے ۔ دینی پابندی پرہیزگاری ۔ بمنزلہ مضبوط قلعہ کے ہے جس سے بڑی حد تک ہم بربادی سے محفوظ و مصئون رہ سکتے ہیں ۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

لا یغفل الحصون من الورع ...	پرہیزگاری سے بڑھکر کوئی مفید قلعہ نہیں ہے (اقوال حسن)

موجودہ زریں دور عثمانی اصلاح تمدن بہبودی ملک وملت کے لئے باعث خیر و برکت - رحمت ورافت ہے۔ الحمدللہ بہت سے نقصان رسان بربادی بخش رسمات کی بیخکنی کر دی گئی ہے۔ ۵

رسوم دادو دین بنیاد کردہ	براد دو دین جہان آباد کردہ

باب در عبادت وغیرہ

تبر زسنگ کلوخیست ہر کہ زو خالیست
کلوخ و سنگ چو ذکر او بجفا رست

جو خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں خدا انکو بھولجاتا ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی بدقسمتی نہیں ہو سکتی۔

نسوا اللہ فنسیہم الایۃ -	ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا
وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون .... الایۃ	اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں ......

جن وانس کی مقصد زندگی عبادت الٰہی ہے اس کو ترک کر دینا خدا کو بھولجانا ہے

اس باب میں عبادت آلہی پر کچھ لکھا جاتا ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد اعبدہ و رسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان	اسلام کے پانچ بنا ہیں، کلمہ شہادت ۔ نماز زکوۃ اور روزہ حج .... (بخاری مسلم)
افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ	بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے .... (ترمذی)
من بنی اللہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ	جس نے اللہ کیلئے مسجد بنایا تو اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے .... (بخاری ومسلم)
مفتاح الجنۃ الصلوۃ ومفتاح الصلوۃ الطہور	نماز جنت کی کونجی ہے۔ اور نماز کی کونجی جنت ہے (مشکوۃ)
الصلوۃ نور المومن	نماز مومن کا نور ہے (جامع الصغیر)
تفضل الصلوۃ التی لیستاك لھا	جس نماز کے لئے مسواک کی جاتی ہے

عربی		اردو
على الصلوة التى لا يستاك لها سبعين ضعفا (ت)		وہ ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے اس نماز پر جس میں مسواک نہ کی جائے۔
الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الآخر عفو الله		نماز اول وقت میں ادا کرنا اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے آخر وقت میں عفو کا موجب ہے (ترمذی)
عليكم بقيام الليل فانه داب الصلحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيات ومنهاة عن الاثم	(ترمذی)	لازم کرو قیام لیل وہ تمہارے اگلے صلحاء کا طریقہ ہے اور تمہارے لئے قربت الٰہی کا ذریعہ ہے اور کفارۂ گناہان اور برائیوں سے باز رکھنے والا ہے
صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة		جماعت سے نماز پڑھنا ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے تنہا نماز پڑھنے سے (بخاری و مسلم)
من صلى العشاء فى جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح فى جماعة فكانما صلى الليل كله (مسلم)		جس نے جماعت سے نماز عشاء پڑھی گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔ اور جو نماز صبح جماعت سے پڑھی تو گویا پوری رات (نفلی عبادت) نماز میں گزار دی
قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم		آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام لیل

حتی تورمت قدماه فقیل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا ...... (بخاری ومسلم)	فرماتے تھے تو آپکے قدم مبارک پھول گئے تھے آپ سے عرض کیا گیا۔ کسلئے یہ مشقت فرمائی جاتی ہے آپکے تقدم و تاخر گناہ (گو آپ معصوم تھے بطور فضیلت و اعزاز یہ وارد ہوا ہے) معاف کئے گئے۔ تو آپنے فرمایا کیا میں شکرگذار بندہ نہوں
ان رجلا قال یا رسول الله ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیٔ اتشبث به قال لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله	ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ شرائع اسلام مجھ پر بہت ہوگئے ہیں ایسی چیز مجھے ارشاد فرمائیے جس کو میں مستحکم پکڑلوں آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر رہے ..... (ابن ماجہ)
من قال سبحان الله وبحمده فی یوم مائة مرة حطت خطایاه وان کانت مثل زبد البحر	جسنے ہر روز سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہا تو اسکے گناہ اگرچہ سمندر کے کف برابر ہوں محو کیے جاتے ہیں (بخاری ومسلم)

قال رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر احب الی مما طلعت علیه الشمس	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو میرے پاس سے اس چیز سے زیادہ محبوب ہے کہ اسپر آفتاب طلوع کیا ہو۔
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم	دو کلمے ہیں۔ زبان پر خفیف۔ میزان اعمال میں گران۔ اللہ کے پاس محبوب سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری۔ مسلم)
فضیلت درود شریف قال رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم من صلی علی صلوة واحدة صلی الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیات ورفعت له عشر درجات ۔۔۔۔۔	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایکبار مجھ پر درود پڑھا تو اللہ اسپر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے دس گناہ معاف دس درجہ بلند کیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (نسائی)
احکام عیادت وغیرہ تحفة المومن الموت	مومن کا تحفہ موت ہے (شعب الایمان)

مسلمانوں میں جب تک یہ جذبہ تھا دنیا کے فاتح تھے اور مجسم اخلاق حسنہ رہے ۔
جب حیات زندگی محبوب ہوگئی تو اقوام عالم اور اہل غیر کی نظروں میں حقیر و ذلیل
کمزور ہو گئے ۔ روح اتفاق زائل ہو گیا ۔

يتبع الميت ثلاثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله	تین چیز میت کے تابع ہوتے ہیں پھر دو واپس ہو جاتے ہیں ۔ اور ایک اس کے ساتھ رہجاتا ہے ۔ اہل ۔ مال ۔ عمل اسکے اہل و مال واپس آجاتے ہیں اور اسکا عمل ساتھ رہجاتا ہے (بخاری مسلم)
كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد فى الدنيا وتذكر الآخرة (ابن ماجه)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمکو قبر کی زیارت سے منع کیا تھا ۔ پس تم اس کی زیارت کرو وہ دنیا میں زہد اور آخرت کی یاد کا موجب ہے ۔
من زار قبر ابويه او احدهما فى كل جمعة غفر له وكتب برا (مشكوٰة)	جو کوئی اپنے ماں باپ یا ان سے کسی ایک کی زیارت ہر جمعہ میں کیا کرے تو وہ شخص مغفرت کیا جاتا ہے اور نیک لوگوں میں لکھا جاتا ہے
[illegible] رضي الله تعالى عنها	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عربی	اردو
[illegible] قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلعم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین و اتاکم ما توعدون غدا [illegible]	روایت ہے کہ جس شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے ان رہتے تو شب کے اخیر حصہ میں بقیع کے قبرستان کو تشریف فرما ہوتے اور کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین الخ (مسلم)
کان النبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یزور الشہداء باحد فی کل حول و اذا بلغ الشعب رفع صوتہ فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم ابوبکر رضی اللہ عنہ کل حول یفعل مثل ذالک ثم عمر ابن الخطاب ثم عثمان رضی اللہ عنہما	آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور جب درے کے پاس پہونچتے تو بلند آواز سے فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (بیہقی و حسن التوسل لابن حجر مکی)
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یاتی قبور الشہداء	آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر سال شہدائے احد کے قبرستان میں تشریف لیجاتے

باجل علی راس کل حول فیقول	اور فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبیٰ
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار	الدار (در منثور - وفاء الوفاء سمہودی)

اس حدیث کی سند میں محدثین کو اختلاف ہے۔ بعض صحت کے قائل ہیں بعض ضعف کے آجکل اعراس میں بجائے ایصال ثواب کے بعض ایسے امور رسومات مروج ہو گئے ہیں جن کی حرمت متفق علیہ ہے۔ اعلیٰ حضرت ظل سبحانی سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و وسع سلطنتہ و عز نصرہ کے آثر جلیلہ سے ہے کہ بہت سے بدعات و محارم کی بیخ کنی کی گئی۔ اور توجہ شاہی اصلاح کیطرف مبذول ہے۔ اعراس سے منکرات کی گرم بازاری۔ قمار بازی کا قلع قمع بہت ضروری ہے حکام عالی مقام اور مشائخین ذوی الاحترام اور علمار کرام کی اسکے ازالہ کی طرف جد و جہد دسکار ہے۔

... یورپ میں امرا۔ فقرا۔ سرمایہ داروں۔ کاریگروں میں سخت تفاوت کشمکش جاری ہے تنازع للبقا کیلئے سوشیالسٹ۔ نہلسٹ۔ بالشوکیس حکمران اور متمول طبقہ کے فنا کرنیکے درپے ہیں۔ اسلام میں مسئلہ زکوۃ ایسا ہے جس سے اعلیٰ ادنیٰ

الصوم جنة من عذاب الله		روزہ عذاب الٰہی سے بچانیکی سپر ہے (طب)
من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا	نتیجہ عبادت و ریاضت	جس نے رمضان کا روزہ (حق ہونیکی) تصدیق اور اخلاص سے رکھا۔ اور جو کوئی قیام رمضان کیا اور جو شخص شب بیداری کی تو اسکے ما تقدم گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

حج | حج شعار اسلام ہے۔ ضروریات دین سے ہے۔ یہ سعادت اکثر جز معاش طبقہ کو نصیب ہوتی ہے۔ اعلیٰ طبقہ بہت ہی کم اس سے مشرف ہوتا ہے۔

من حج لله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه ...... (بخاری مسلم)		جس نے اللہ کیلئے حج کیا فحش اور فسق سے باز رہا تو وہ ایسا پاک (ہوگا جیسا کہ) اس روز کے مانند کہ ماں نے جنا تھا۔
من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیوتی ...... (مشکوٰۃ)		جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میری موت کے بعد کی تو ہوگا اس شخص کے مانند جو میری حیات میں ملاقات کی۔

حج کیلئے جہات اربعہ کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ مصالح ملی کیلئے یہ ایک عظیم الشان دینی کانفرنس ہے۔ عالم اسلامی کو اس استفادہ کی کبھی توفیق نہیں ہوئی

زندہ دلی - استقلال - جدوجہد کی وجہ سے - اغیار کے معاندین سے ہی کی کیفیت
پیدا ہوکر ہے ہیچ ہے سہ

پشہ چو پر شد بزند پیل را — با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست
مورچگان را چو بود اتفاق — شیر ژیان را بدرانند پوست

حرمین شریفین کی موقوفہ جاگیر

نواب محمد علیخان والاجاہ فرمانروائے کرناٹک (مدراس) غریب حجاج کی امداد اور اکابرین حجاز کے وظایف کیلئے اپنی ریاست کا اہم تجارتی بندر پورٹونو وقف کردیا تھا (تزک والاجاہی) انگریزی گورنمنٹ خلاف معاہدہ واقرار ضبط کرلی بقول مسٹر امیر علی ہندوستان کے غصب شدہ اسلامی اوقاف واگذاشت کردیئے جائیں تو مسلمانوں کا افلاس دفع ہوجائیگا - ہماری رائے میں شریف مکہ اپنی سرپرست حامی مغربی عیسائی گورنمنٹ سے درخواست کریں تو شاید موقوفہ جاگیر پورٹو نو (حال ضلع کڈلور، صوبہ مدراس) مصارف حرمین الشریفین کیلئے واپس کردیا جائیگا جبکہ اسلامی ترکی - مصر کے صدقات ملک الحجاز پر بند کرلئے گئے ہیں تو اب فیاض بے تعصب - قدرشناس عیسائی گورنمنٹ کے دروازہ کو کھٹکھٹانا چاہیئے شاید مولانا شریف کی قسمت سے کھلجائے

حصہ دوم خود مختاری دولت آصفیہ

یہ ایک وسیع تاریخی مضمون ہے اس مختصر رسالہ مین اسکی گنجایش نہین بطور اختصار کچھ لکھا جاتا ہی
اونگ زیب کے انتقال کے بعد مسلسل خانہ جنگی۔ ارکین سلطنت کی رقابت اور حکام کے
باہمی رشک و حسد۔ درباری سازشون کی وجہ سے سلطنت مغلیہ کمزور ہوتی گئی۔
(برخلاف اسکے انگریز افسر اپنے سلطنتی مفاد مصالح ملی مین متحدالغرض نظر آئینگے یہ حکام انکی
دولت کے استحکام مین وحید نصب العین مفر مطمح نظر رکھتے ہین یہ روح مسلمان حکام مین
تاحال مفقود ہے ہم ظاہر پرستی فیاشن کے شفیقہ ہوتے ہین) مغلیہ سلطنت کی تنظیم
شیرازہ جمعیت کو حملہ نادری نے اور پراگندہ کردیا جسکے اثر بد سے دکن بھی محفوظ
رہا۔ مرہٹون کے حوصلے بہت بلند ہوگئے۔ دکن کی طوائف الملوکی۔ بدانتظامی
تباہی کی اصلاح اور صوبہ کرناٹک (مدراس) کے مغلیہ مقبوضات جسکو مغل جنرلون
شہزادہ کام بخش۔ ذوالفقار خان۔ داؤد خان وغیرہ نے نہایت جانفشانی سے
نو سال مین دوبارہ فتح کئے تھے معرض خطر مین تھے۔
بادشاہ دہلی کی نظر مین گروہ امرا سے تجربہ کاری اعلیٰ سیاسی انتظامی اور فوجی

قابلیت مین نواب آصفجاہ بہادر اپنی نظیر آپ تھے۔ لہذا مسلمانون کے بیاسی تفوق قومی ہستی کے برقرار رکھنے دکن کی حفاظت۔ اور مدافعت کیلئے یہ منتخب اور مامور کئے گئے ۱۷۲۰ء مین صوبہ دار بیجاپور پھر اسکے بعد بہ دوامی صوبہ دار دکن مقرر ہوے۔ دہلی کے شاہی فرمانات۔ نوعیت اموری سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دکن کے مستقل اور خود مختار صوبہ دار بنائے گئے۔

سلطنت مغلیہ اور ملت اسلامیہ کے توقعات کو انہون نے اعلیٰ تدبیر جفاکشی و مستعدی کیساتھ پورا کیا۔ قومی سلطنتی۔ وطنی فرائض کو باحسن وجوہ سر انجام دیا۔ اغیار کے دستبرد۔ دسایس سے ملک کو محفوظ و مصئون رکھا۔ کھوئے ہوے مقبوضات کا استرداد کیا۔ دائرہ حکومت۔ رسوخ کی شمال اور شمالی مغرب اور مشرق وجنوب مین ازحد توسیع کی۔ ان کی زبردست شخصیت۔ اعلیٰ انتظامی قابلیت۔ وسیع تجربہ بے نظیر شجاعت۔ فوج کی باقاعدگی۔ کثرت کو دیکھکر۔ مرہٹے۔ فرانسیسی انگریز خواہان اتحاد و اتفاق تھے اور بذریعہ سفارت نیابت اسکے لئے کوشان ہوتے۔

نواب آصفجاہ مشاغل حکمرانی کیساتھ علمی شغلہ بھی رکھتے۔ علما فضلاء سے عربی مین،
ایرانیون سے فارسی مین گفتگو کرتے تھے آپ کی علمی یادگار اورنگ آباد کا دارالعلوم آصفیہ ہے
یہ ازحد فیاض منکسر المزاج۔ علم دوست۔ قوم پرست۔ وسیع المعلومات متقی فرمانروا تھے
حرمین الشریفین کی خدمت۔ حجاج کی امداد۔ دستگیری۔ انکے وقت سے شروع ہوئی۔
الحمدللہ اتبک باقاعدہ اور ترقی کیساتھ جاری ہے۔ سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۴۸ عیسوی
مین انکا انتقال ہوا روضہ (خلدآباد) مین مدفون ہین۔

آپکے عہد مین۔ زمین دکن کو خاص رونق حاصل تھی۔ آپ کا آستانہ عالی
اہل کمال کا ملجاء ماویٰ رہا۔ ممالک محروسہ مین امن۔ اعلی ضبط۔ نسق۔ شایستہ انتظام
باقاعدہ استحکام کیا گیا۔ زبردست فوجی قوت۔ فراہم کر رکھی تھی

آپکے بعد سنہ ۱۱۶۱ ہجری سے سنہ ۱۱۶۴ ہجری تک ناصر جنگ شہید
سنہ ۱۱۶۴ ہجری سے سنہ ۱۱۷۵ ہجری تک صلابت جنگ
سنہ ۱۱۷۵ ہجری سے سنہ ۱۲۱۸ ہجری تک حضور نظام علیخان آصفجاہ ثانی
سنہ ۱۲۱۸ ہجری سے سنہ ۱۲۴۴ تک سکندرجاہ

سنہ ۱۲۴۴ ہجری سے سنہ ۱۲۷۳ ہجری تک نواب ناصر الدولہ بہادر

سنہ ۱۲۷۳ ہجری سے سنہ ۱۲۸۵ تک نواب افضل الدولہ بہادر

سنہ ۱۲۸۵ ہجری سے سنہ ۱۳۲۹ ہجری تک نواب میر محبوب علیخان بہادر جلوہ آرائے تخت آصفی رہے. بوجہ آپکی صغیر سنی کے سنہ ۱۳۰۱ ہجری تک نائب السلطنت کے ذریعہ ریاستی کام سرانجام پاتے رہے۔

اعلیٰ حضرت جلالت مآب نواب میر عثمان علیخان بہادر دکن شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

سنہ ۱۳۲۹ ہجری میں آپ زیب دہ تاج و زینت بخش تخت ہوئے بلند ہمتی۔ اولوالعزمی مستقل مزاجی۔ فیاضی۔ بیدار مغزی۔ دین پروری۔ عالم اسلامی کی سرپرستی۔ عدل گستری۔ حلم و بردباری۔ جفاکشی۔ آپکا ممتاز خصیصہ ہے اعلیٰ ملکی اصلاحات ترقیات کیلئے یہ زرین یادگار عثمانی اپنی نظیر آپ ہے ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ جل شانہ اس بادشاہ رعیت پرور کو مع تتمہ کے عمر و اقبال اور جاہ و جلال میں ترقی۔ احیاء ملت اتباع شریعت کی توفیق رفیق کرے آمین ہ

سال و ماہ و بال و جاہ و اصل و نسل و بخت و تخت — بادت اندر خسروی گیتی برقرار و بر دوام ؁

سال ختم فال نیک شان از فعال خوش   اصل ثابت نسل ثانی تخت عالی بخت رام ۞

معاہدات وغیرہ

ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ اور دولت آصفیہ کے مابین اتحاد - رفاقت وغیرہ کے جو معاہدات تھے انکے دیکھنے سے ظاہر ہیکہ وہ مساوات - اور خودمختاری کے حامل ہین - باوجود اسکے سیاسی تجارتی معاہدات سے ملک کا عام جمہور بجنسی حاصل شدہ حقوق سے بھی کم تمتع اٹھا سکا۔

فرمانروایان دولت آصفیہ کی یہ عملی دانشمندی تھی کہ زمانیکے سیلاب عظیم کی مزاحمت کے دریغوض اسی رو کیساتھ اپنا خاص جادہ اختیار کرلیا - ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ سے دوستانہ مخلصانہ تعلقات قایم و برقرار رکھے اور اپنے سلطنتی استحکام حقوق ریاست کی حفاظت صیانت تنظیم فوجی - مالی ملکی اصلاحات ترقی سے بھی غافل نہ رہے جنکا مطمح نظر انصاف رعیت پروری فیاضی تھی - کیونکہ مستعد اور مضبوط دوست عزیز اور کارآمد ہوتا ہے - اور کمزور - مریض - رفیق - بار خاطر سمجھا جاتا ہے دولت آصفیہ کے سپاہی منش - مسلح رعایا ہمیشہ اپنے کرم گستر - عدل پرور حکمرانونکی اطاعت گذار وفادار - جان نثار رہے ہین - یہان یہ قابل لحاظ ہیکہ فرمانروایان دولت آصفیہ باوجود اپنی حیثیت خودمختاری کے بھی شاہان دہلی کیساتھ اخیر بادشاہ کے برائے نام عہد تک بھی اپنی مخلصانہ عقیدتمندی قایم رکھے تھے۔

لنگر | ۵ محرم کا لنگر عہد قطب شاہی میں مذہبی رسم تھا۔ بعد ازاں نہ فوجی شاندار جایزہ۔ اور حکومت کے مشرقی شان و شوکت قدیم تہذیب و شائستگی۔ فوجی عظمت کا موثرانہ اظہار ملک میں سپاہیانہ روح کے برقرار رکھنے کا ذریعہ خیال کیا جاتا تھا۔

صوبہ کرناٹک | یہاں دولت آصفیہ کے صوبہ ماتحتی کرناٹک کا بیان بیجا نہ ہوگا۔ نواب الاجاہ محمد علیخان بہادر صوبہ دار کرناٹک (ارکاٹ۔ مدراس) نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی محبت۔ یگانگت۔ رفاقت۔ معاہدات مواثیق۔ مواعید پر اعتماد کلی کرکے اپنا پورا لشکر تقریباً نو دہزار اکیلوں خدمت سے برطرف علیحدہ کردیا اور دولت آصفیہ کی وابستگی۔ ماتحتی کو بھی منقطع کردیا۔ نوابصاحب زیادہ تر فرنگستانی خواتین کے زیر اثر تھے جس کی وجہ سے انکی عظمت وقعت باقی نہیں رہی۔ انکے عہد میں (تاریخ الاجاہی مصنفہ محمد الیاس صاحب مرحوم) اس صوبہ کے مداخل سالانہ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ تھے (اساس ریاست کرناٹک صفحہ ۲۹) بوجہ کمال اتحاد و اتفاق و اعتماد آنریبل کمپنی و تقرب اس کے فوج کشیوں کے زیادہ تر مصارف ان سے ہی وصول کئے جاتے تھے۔ مرہٹوں۔ فرانسیسیوں حیدر علی خان کے جنگوں بلکہ بنگالہ کے لئے مدراس سے جو مہم بھیجے جاتے وہ مصارف بھی ریاست کرناٹک سے وصول ہوتے۔

دانو آمد ہونے والا جاتی ہے۔ اور ریاست کرناٹک کمپنی کی امداد کیلئے پہلی سے ہی قرضہ لیا جاتا تھا
بھاری سود دینے کی ادائی سے ریاست مقروض۔ ولیو الیمیہو ... سنہ ۱۷۹۹
بہت جلد صوبہ کرناٹک کا خاتمہ کر دیا گیا۔ کمپنی کی ابتدائی نمو میں نواب حکومت نے ترقی پر
لانے چنگل پیٹ کا زرخیز ضلع بطور عہد کمپنی کو تحفہ دیدیا۔ کمپنی اپنے زمانہ عروج میں شاہی ریاست کے بعد
نے حیثیت زندہ خاندان کو سابقہ احسان کے معاوضہ میں یہ ضلع واپس دیدیتی تو والاجاہی
خاندان وغیرہ تباہی سے محفوظ رہتا۔ خداوند عالم دولت آصفیہ کو ہمیشہ برقرار قایم و
دایم رکھے کہ مختلف فنا شدہ ریاستوں کے اکثر متوسلین جنکے لئے انکے عزیز اوطان
باوجود وسعت تنگ ہوگئے (جہاں اکثر اعلیٰ خدمات یورپینوں کے لئے اوسط ادنیٰ
زیادہ تر اور طبقہ کے لئے عملاً مختص ہیں) دولت آصفیہ مہاجرین اوطان اور
شکستہ حالوں کی انکی حیثیت سے زیادہ دستگیری کی اور کر رہی ہے۔ اسکے مکافات میں
انکو اپنے محسن ریاست کی خیر سگالی نمک حلالی۔ بے لوثی۔ شکر گذاری اور اہل ملک کی
ہمدردی مقدس فریضہ ہونا چاہئیے۔

ایفائے عہود | الحاقی پالیسی سے مضر تلخ اثرات کے وسیع تجربہ کے بعد سنہ ۱۸۵۷ع سے برٹش سلطنت کا

اصول۔ فیاضی۔ بشرپروری۔ وسیع النظری قرار دیا گیا ہے۔ ملک کی یہ توقع بیجا نہ ہوگی جبکہ برٹش انڈیا میں اہم ترین اصلاحات اور نظام سلطنت کی تجدید قطع و برید زیر غور او معرض بحث جدوجہد میں ہے تو اس صورتیں ان رسمی معاہدات جو دوستانہ مساویانہ حقوق دولت آصفیہ کو حاصل ہیں برٹش گورنمنٹ اسکے عملی ایفاءات عالم اسلامی کے قلوب کو مسخر اور اپنے موروثی محسن ریاست کے حقیقی اتحاد۔ اخلاص کا ثبوت دیگی تا یہ امور اسکے امپیر کے استحکام اور بقاء کا باعث ہوں۔ نیپال مختصر خدمات معمولی امداد کے معاوضہ میں اعلیٰ ترین صلہ کا مستحق سمجھا گیا آصفی ایثار قربانیوں کا کوئی جدید صلہ نہ سہی۔ جائز قانونی حقوق ہی عطا کیے جائیں۔

حصہ سوم براڑ

براڑ کا صوبہ حیدرآباد کی جانب شمال واقع ہے جس کا رقبہ (۱۷۷۰۰) مربع میل ہے۔

حشرات الارض براڑ حسب تفصیل مسٹر ایڈون ارنالڈ۔ ان حشرات الارض کی پرورشی کیلئے دائمی اجارہ کے نام سے ۱۸۵۳ء میں لیا گیا ان ناخواندہ مہمانوں کا نام ہے کنٹنجنٹ۔ ایڈون ارنالڈ اپنی تصنیف مارکوئس آف ڈالہوزیس اڈمنسٹریشن آف برٹش انڈیا میں لکھا ہے۔

"حشرات الارض کی عجیب حالت ہوا کرتی ہے کہ وہ ایک ایک بیضہ ایک ایک ذیروح

جسم میں سونپ دیتے ہیں جو خود بخود اپنے ارض دابہ کے ہی مادہ سے اسکی چربی

گوشت اور دیگر مادوں سے اپنی پرورش کرلیتے ہیں یہانتک کہ وہ دابہ یا تو فنا

ہوجاتی ہے یا زندہ درگور۔ پس ہماری گورنمنٹ اسی قبیل کے کثیر التعداد انڈے

ہندوستان میں ڈالدی ہے جو کنٹنجنٹ کے نام گرامی سے موسوم اور تمامی

روسار ہند کے درباروں میں متعین ہے۔"

استرداد برار | حسب مجاہدات دولت آصفیہ برار کے استرداد کیلئے کوشاں رہی اور ہے

اس میں شک نہیں کہ قوت اور دولت کی جدوجہد میں کامیابی غلبہ آخر حق کے ہی نصیب

ہوتا ہے الحق یعلو ولا یعلی سر لیپل گریفن تاریخ پنجاب میں لکھتا ہے۔

برٹش سلطنت کی پائیداری کیلئے تین چیز ضروری ہیں۔ انصاف۔ فیاضی

قوت یہ رائے بلاشبہہ صداقت تجربہ پر مبنی قابل عمل ہے۔ صرف قوت سلطنت کے

قیام و استحکام کی متکفل نہیں ہوسکتی۔

دولت آصفیہ کی خدمات | آصفی نے نظیر خدمات کمپنی کی ابتدائی نشو ونما سے لیکر آجتک جبکہ برٹش کا

نیّر اقبال نصف النہار پر پہونچ گیا ہے مخلصانہ رہے ہیں۔ متعدد نازک موقع پر جبکہ



برٹش امپیریل کی موت حیات کا مسئلہ درپیش تھا "یار وفادار" کی گراں قدر امداد حیات
تازہ کا کام کی۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ زبردست سے زبردست شہنشاہیت کو بھی اپنے
دور حیات میں مشکلات درپیش ہوتے رہتے ہیں۔ انقلابات دہر سے افراد کی طرح باقبال
اقوام بھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ لہذا حوادث غیر حوادث میں دوستدار محسن حکومتوں کی
دلجوئی حق رسانی استحکام کا باعث ہے امید ہے کہ انصاف پرست گورنمنٹ حق بحقدار رسانید کے
اصول پر برار دولت آصفیہ کے تحویل کریگی۔

رعایائے برار

برار میں عموماً اعلیحضرت بادشاہ دکن کے نیابتی حکومت عطا کیے جانے او قربانی گاؤ
کی موقوفی۔ انکم ٹیکس کی معافی کا مژدہ جانفزا نظر استحسان سے دیکھا گیا لیکن بعض توہم پرست اور
تنگ نظر۔ استبدادی بھول بھلیاں کے دلدادہ بجائے شکران نعمت کے امریکہ کے حبشی
غلاموں کی طرح اعلی تمدنی ملکی حقوق کے برخلاف کفران نعمت اور تعصب آمیز جنبش کر رہے ہیں

ریاست میں سوال

بعض خودغرض تنگ نظر و تنگ دلی یہ تحریک کر رہے کہ پہلے ریاست میں یہ
اصلاحات نافذ کیے جائیں ان کو جاننا چاہیے کہ نفعاً نہیں عملاً یہ حقوق دیسی ریاستوں میں
دیسیوں کو حاصل ہیں کیونکہ دیسیوں پر دیسی حکمرانی کا نام ہے سوراج۔

خوش قسمتی سے یہ بات دیسی ریاستوں میں موجود ہے کہ یورپ کے انتظام حکومت و معاشرت کی اندھی تقلید کو منزل مقصود عروج اقبال تصور کر لینا سادہ لوحی ہے خود یورپ میں سیاسی مختلف گروہ کا تاحال حکومت رانی کی ایک خاص نظام صحیح پر اجماع اتفاق نہیں ہوا ہے مشرقی سلطنت ہے یا مغربی جمہوری ہو یا دستوری اکثر زبردست شخصیت کا حاکم مرکز حکومت صاحب اقتدار ہوا رہتا ہے ملکی مجالس اسکی اشارہ پر رقص کرتی ہیں ترقی تنزل کا فلسفہ تاریخ نے بارہا ملل دنیا کی دور زندگی میں افراد کی طرح اقوام اور حکومتوں کیلئے بھی طفولیت، شباب، پیری، نمو، ارتقا، زوال لازمی ہیں خواہ ریپبلک ہو یا کانسٹیٹیوشنل وغیرہ تو کم میں یورپ کی کورانہ پیروی مرادف اقبال نہیں ہو سکتی جو لوگ تابع نسبی قیاس حمل معتدل مشرقی طرز حکومت کے برکات سے مستفید خوگر عادی ہیں ان میں فوری تبدیلی کرنا گویا اور مقالات کیطرح نزاعات فرقہ بندی برپا کرنا ہے ریاستیں اب تک ہمیں ہندو مسلم شیعہ سنی کا سوال پیدا نہیں ہوا ہے اگر نیا نیا حکومت کا جدید دنگل مہیا کرنا ہے تو اسکے ہر ایک پہلو پر غور کر لینا ضروری ہے۔

اختتام کتاب

اس کتاب کا اختتام اس دعا پر کیا جاتا ہے کہ خداوند عالم اہل اسلام کو اتباع شریعت غرا۔ احیاء سنت اعلاء کلمۃ اللہ کی توفیق نیت اور اہل ہند کو ایثار و اخلاص نصیب کرے اور ہمارے ظل اللہ سرپرست ملت اعلیحضرت بندگان عالی سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے عمر و اقبال میں برکت۔ دولت میں وسعت عطا کرے شر اعداء اور انکے مکاید سے محفوظ اور پرچم آصفی کو بلند اہل ملک پر پرتو فگن رکھے آمین بجاہ سید المرسلین

تمت

مین ہی مفر نہیں ہے میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانیوالا اللہ ہی جس نے قرآن اُتارا اور وہ نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سواے اُسکے اسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اُسکو چاہیے یون کہے كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اُنگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر اُنگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اُنگلیان بند کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھولدے اُسکے سامنے جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے كٓهٰيٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓعٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اُنگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اُنگلی بند کرلے اور یاے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرلے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک اُنگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاۤءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاۤءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاۤءِ وَلْيَشْرَبْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاۤءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۤءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۤءٌ اور مین نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے اُنکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلاوے آیات مذکورہ وَيَشْفِ سے آخر تک ہین

برائے خوف حاکم

آیات شفا برائے مریض